اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی / تیرہواں اجلاس (چوتھی نشست)

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز سوموار مورخہ 17/مارچ 2025ء بمطابق ۱۶/رمضان المبارک ۱۴۴۶ھ۔



| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 1 | تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔ | 03 |
| 2 | دعائے مغفرت۔ | 04 |
| 3 | وقفہ سوالات۔ | 06 |
| 4 | توجہ دلاؤ نوٹس۔ | 17 |
| 5 | رخصت کی درخواستیں۔ | 43 |



جلد 13 ☆☆☆ شمارہ 04

## ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔کیپٹن (ریٹائرڈ) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

## ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب مقبول احمد شاہوانی

☆☆☆

# بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز سوموار مورخہ 17/مارچ 2025ء بمطابق ۱۶/رمضان المبارک ۱۴۴۶ھ۔

بوقت سہ پہر 03 بجکر 05 منٹ پر زیر صدارت کیپٹن (ریٹائرڈ) جناب عبدالخالق خان اچکزئی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

**جناب اسپیکر:** السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

لَایَتَّخِذِالۡمُؤۡمِنُوۡنَ الۡکٰفِرِیۡنَ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ج وَمَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِکَ فَلَیۡسَ مِنَ اللّٰہِ فِیۡ شَیۡءٍ اِلَّاۤ اَنۡ تَتَّقُوۡا مِنۡھُمۡ تُقٰۃً ط وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفۡسَہٗ ط وَاِلَی اللّٰہِ الۡمَصِیۡرُ ﴿۲۸﴾ قُلۡ اِنۡ تُخۡفُوۡامَافِیۡ صُدُوۡرِکُمۡ اَوۡ تُبۡدُوۡہُ یَعۡلَمۡہُ اللّٰہُ ط وَیَعۡلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ط وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۲۹﴾

پارہ نمبر ۳ سُوۡرَۃُ آل عمران آیات نمبر ۲۸ اور ۲۹

**ترجمہ:** نہ بناویں مسلمان کافروں کو دوست مسلمانوں کو چھوڑ کر اور جو کوئی یہ کام کرے تو نہیں اس کو اللہ سے کوئی تعلق مگر اس حالت میں کہ کرنا چاہو تم اُن سے بچاؤ اور اللہ تم کو ڈراتا ہے اپنے سے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ تُو کہہ اگر تم چھپاؤ گے اپنے جی کی بات یا اُسے ظاہر کرو گے جانتا ہے اُس کو اللہ اور اُس کو معلوم ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡمِ۔

☆☆☆

**جناب اسپیکر:** جَزَاکَ اللّٰہ۔ اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم۔

**میر زابد علی ریکی:** جناب اسپیکر صاحب! جمعیت کے کارکنوں کو ایک ایک کر کے شہید کرتے جائیں، سینہ ہمارا ہے شہید ہو جائیں گے۔

**جناب اسپیکر:** یہ آپ کس پر بول رہے ہیں؟

**میر زابد علی ریکی:** جناب اسپیکر! point of order پر بات کر رہا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** کیا؟

**میر زابد علی ریکی:** گزشتہ رات کو ہمارے مفتی عبدالباقی نورزئی صاحب کو شہید۔۔۔

**جناب اسپیکر:** آپ کس چیز پر بول رہے ہیں point of order پر بول رہے ہیں یا point of public importance پر بول رہے ہیں؟

**میر زابد علی ریکی:** جناب اسپیکر صاحب! point of order پر بات کر رہا ہوں۔ ہمارے ساتھی، ہمارے ورکروں اور کارکنوں کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے۔ سر! پہلے بھی ہم نے اپنی speech میں یہی کہا، آج پھر یہی کہہ رہے ہیں۔ کہ ''کون سا مفتی شہید ہوا، کون سا ورکر شہید ہوا، بس مولوی صاحب اُٹھے دعا کریں''۔ خدارا جناب اسپیکر صاحب! سی ایم صاحب بیٹھے ہیں ہماری جمعیت کے کارکنوں کو بیدردی سے شہید کر رہے ہیں ہمارے بندوں کو شہید کر رہے ہیں۔ وزیر داخلہ نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب! آپ وزیر اعلیٰ صاحب قائد ایوان صاحب بیٹھے ہیں۔ یہ کیا وجہ ہے کیوں اس طرح ہو رہے بلوچستان میں؟

**میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال):** ایک دفعہ فاتحہ خوانی کریں اُس کے بعد کارروائی چلائیں۔ نوشکی میں ایف سی والے جو شہید ہوئے۔

**جناب اسپیکر:** آپ نے پہلے بولنا تھا مولوی صاحب! آ جائیں۔

**(فاتحہ خوانی کی گئی)**

**جناب اسپیکر:** جی۔

**میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف):** جناب اسپیکر! مَیں ایک بات کر لوں اُسکے بعد ایجنڈے پر آ جاتے ہیں۔ نصر اللہ زیرے صاحب ہمارے سابقہ ایم پی اے یہاں تشریف فرما ہیں ہم اُن کو پورے ہال کی طرف سے خوش آمدید کہتے ہیں۔ جناب اسپیکر! ہمارے ضلع خضدار میں ہماری ایک تحصیل ہے، کرخ، تحصیل کرخ میں ہمارا ایک حلقہ ہے جو ڈھاڈھارو کے نام سے مشہور ہے۔ کتے جی قبر کے نام سے مشہور ہے۔ اُس کو سندھ گورنمنٹ نے کوئی چار، پانچ سال پہلے

اُنہوں نے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا تھا اِس کو اپنی حدود میں شامل کیا تھا۔ تو اُس کے بعد ہمارے وہاں کے مقامی لوگوں نے اور ہم سب نے مل کے وہاں اس کے بارے میں ہم نے کیس لگایا تھا سپریم کورٹ میں کہ یہ ایریا سالوں سے بلوچستان کا حصہ تھا، سپریم کورٹ نے بھی فیصلہ دے دیا کہ یہ بلوچستان کا حصہ ہے۔ اور وہاں ہم نے اپنی لیویز کو بٹھایا۔ اور وہاں سے ہمارے دو تین ممبرز بھی ہیں اُس کے BD کے، ہماری لوکل گورنمنٹ کے دو تین وہاں سے کونسلرز بھی منتخب ہوئے ہیں۔ اور ابھی کچھ دن پہلے پھر سندھ گورنمنٹ نے دوبارہ ایک نوٹیفکیشن جاری کیا ہے۔ اور اپنے بندوں کو وہاں روانہ کیا ہے۔ اُس کو دوبارہ سندھ میں شامل کرنے کی کوشش کی ہے۔ بلکہ اُنہوں نے ایک نوٹیفکیشن بھی کر لیا ہے۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ، اُس کے بعد ہماری گورنمنٹ نے، ضلعی گورنمنٹ نے وہاں لیویز کو روانہ کیا ہے اور یہ نہ ہو کہ وہاں کوئی لڑائی ہو جائے۔ تو سندھ گورنمنٹ کے منسٹر ریونیو سے یہ تمام کاغذات میرے پاس ہیں، جو ریکارڈ کے مطابق سالوں سے وہ بلوچستان کا حصہ رہا ہے اور اُس کے بعد پھر جب انہوں نے لے گیا تھا اُس کے بعد سپریم کورٹ کا فیصلہ بھی میرے پاس محفوظ ہے کہ سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا تھا اور بلدیاتی الیکشن میں اور اس الیکشن میں بھی ہمارے وہاں سے اور وہاں ایک پولنگ ہے ہماری اور ہمارے کونسلرز بھی وہاں پہ ہیں۔ تو سندھ گورنمنٹ کی ہٹ دھرمی پہ اڑا ہوا ہے۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ آپ منسٹر ریونیو کو پابند کر لیں کہ وہ اس کیس کو tackle کرلے اور سندھ گورنمنٹ سے بات کر کے اس کو دوبارہ شامل کریں اور اس کے لیے کوئی ایسا mechanism بنا دیں تا کہ آئندہ کے لیے سندھ والے اس کو claim نہ کریں۔ پہلے بھی claim کے چار پانچ سال پہلے ابھی دوبارہ انہوں نے ایک نوٹیفکیشن جاری کر کے پھر اُسمیں آ کے قابض ہونے کی کوشش کی۔ تو اس طرح کا کوئی طریقہ کار ہماری گورنمنٹ ان کے ساتھ طے کر لے کہ آئندہ وہ ہماری حدود میں، ہم اپنا ایک انچ انکو دینے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ میرے پاس تمام ڈاکومنٹس ہیں میں آپ کے توسط سے منسٹر ریونیو کے حوالے کرتا ہوں۔ تو کوشش کریں کہ اس پر ذرا گورنمنٹ اس کو سیریس لے لے۔

**جناب اسپیکر:** آج آپ اِس طرح کریں سیشن کے بعد آپ پیٹنک منسٹر صاحب سے اُن کے اپنے چیمبر میں آپ کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں پھر آپ تھوڑا سا اس کو address کریں۔

**قائد حزب اختلاف:** شکریہ جناب۔

**وزیر مال:** بالکل درست فرما رہے ہیں۔ جب مجھے پچھلے ہفتہ پتہ چلا اس کے لیے میں نے سینیئر ایم بی آر کو بلایا اس سے کہا کہ یہ کیسے ہوا ہے؟ یہ بلوچستان کا حصہ ہے اِس پر occupy سندھ والے کر رہے ہیں۔ چونکہ ان کے مفادات اِسی میں ہیں کہ وہاں سے تیل نکل رہا ہے، وہ چاہتے ہیں کہ یہ سندھ کا حصہ بنے۔ اس میں سپریم کورٹ نے بھی رولنگ دی ہے۔ اور اس نے فیصلہ دیا ہوا ہے یہ گورنمنٹ آف بلوچستان کا حصہ ہے اس کو آپ سندھ میں شامل نہیں کر سکتے۔

**جناب اسپیکر:** Good

**وزیر مال:** ہم نے بھی سینیئر ایم بی آر کو سختی سے ہدایت کی ہے کہ ایسا بالکل نہیں ہوسکتا۔ہم دوسروں کی خواہش پر نہیں جاسکتے۔ جو حصہ بلوچستان کا ہے اُسی کا ہوگا اور ابھی تک ہے اور انشاءاللہ آئندہ بھی رہے گا۔

**جناب اسپیکر:** ok Thank You۔اچھا میں گزارش کر دوں آپ سب سے کہ آپ سب حضرات وقتاً فوقتاً یہ بات repeat کرتے ہیں کہ ایجنڈا چلایا کریں۔تو ایجنڈا کو آپ چلنے دیتے ہی نہیں ہیں۔اب اس میں کیا حل ہے، کوئی حل تو نکالیں اس کا۔آپ سے گزارش ہے ایک دفعہ پھر مہربانی کر کے جو بھی سیشن شروع ہوتا ہے ایجنڈے کو چلنے دیا کریں۔اور اُس کے بعد جو ساری point of public importance, کے اوپر اور point of order پر جو بھی آپ کرتے ہیں۔تو اسکو پہلے، ہم آپ کے پاس آپ کے disposal پر ہیں انشاءاللہ بیٹھے رہیں گے مہربانی کر کے اسمیں آپ لوگوں کے تھوڑا سا تعاون کی ضرورت ہے۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔وقفہ سوالات۔جناب رحمت صالح بلوچ صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 3 دریافت فرمائیں۔

**جناب رحمت صالح بلوچ** thank you. جناب اسپیکر! آپ میرے یہ سوالات اگر next session کے لئے ڈیفر کر دیں میری تیاری نہیں ہے آپ کی مہربانی ہوگی۔

**جناب اسپیکر:** ok,ok, deferred آپ کے تینوں سوالات next session کے لئے جائیں گے۔ میر جہانزیب مینگل صاحب چونکہ یہاں پر موجود نہیں ہیں۔اُن کے بھی سوال ڈیفر کئے جاتے ہیں۔میر زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 58 دریافت فرمائیں۔

**میر زابد علی ریکی:** جناب اسپیکر صاحب! question تو آیا ہوا ہے مگر وزیر داخلہ یہاں نہیں ہے۔پھر اِس کا جواب جناب اسپیکر صاحب! آپ نے کہا کہ ایسے کوئی موضوع ہوتے ہیں کہ مجبور ہو کے سراً سوال و جواب توجہ دلاؤ نوٹس سے پہلے ہم لوگ point of public importance پر بات کرلیں۔تو ابھی وزیر داخلہ جو نہیں ہے میں نے پہلے بھی بولا جناب اسپیکر صاحب! وزیر داخلہ تقریباً دو مہینوں سے نہیں ہے۔

**جناب اسپیکر:** وزیر داخلہ ہمارے لیڈر آف دی ہاؤس ہیں. He is minister interior also آپ سوال پکاریں سی ایم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں وہ آپ کو reply کریں گے۔جی۔

**میر زابد علی ریکی:** سَر! یہ Question تقریباً 27 اگست کو آیا تھا.

**جناب اسپیکر:** جی ہاں۔

**میر زابد علی ریکی:** سَر! آٹھ مہینے گزر گئے۔

**میر سرفراز احمد بگٹی (قائدِ ایوان):** اِس کی تیاری کی ہوئی ہے وہ اُن کے سوالوں کا جواب دیں گے۔ لیکن اِنہوں نے ایک وعدہ کیا ہوا ہے۔ وہ وعدہ پورا نہیں کیا ہے پھر ایک دفعہ۔ اُس کا پھر فیصلہ لیڈر آف دی اپوزیشن کریں گے۔

**میر زابد علی ریکی:** CM صاحب! یہ پرانا Question ہے۔ نیا نہیں ہے CM صاحب۔ میں نے وعدہ کیا ہے وعدہ پورا کروں گا۔ یہ پرانا Question ہے اگست کا ہے آپ دیکھ لیں سَر! یہ 27 اگست 2024ء کا۔

**جناب اسپیکر:** جی، جی

**جناب بخت محمد کاکڑ (وزیرِ صحت):** پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**میر زابد علی ریکی:** یہ تو ہیلتھ کا منسٹر ہے۔ آپ تو ہیلتھ کے منسٹر ہیں۔

**جناب بخت محمد کاکڑ (وزیرِ صحت):** مُجھے ذمہ داری دی گئی ہے کہ میں آپ کو جواب دوں۔

**میر زابد علی ریکی:** آپ کو کیا پتہ ہے کہ اُن کے داخلہ کے حوالے پر آپ کو کچھ معلومات ہیں؟

**وزیرِ صحت:** جی ہاں بالکل ہے۔ آپ پوچھیں

**جناب اسپیکر:** آپ سوال پوچھیں۔

**میر زابد علی ریکی:** سَر! مَیں نے سوال پوچھا ہے۔

**جناب اسپیکر:** اُن کے پاس جواب ہے۔

**میر زابد علی ریکی:** نہیں سر! وہ ہیلتھ کے منسٹر ہیں۔

☆**58 میر زابد علی ریکی، رکن اسمبلی:** <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 11 جولائی 2024ء۔</u>

کیا وزیرِ داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ، سال 25-2024ء کے بجٹ میں ضلع واشک کے لے محکمہ داخلہ وقبائلی امور کی نئی اسکیمات شامل کی گئی ہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو اسکیم کا نام، پی ایس ڈی پی نمبر اور مختص شدہ رقم کی تفصیل دی جائے نیز سال 25-2024ء کے بجٹ میں ضلع ڈیرہ بگٹی، ضلع خضدار اور ضلع ژوب کیلئے محکمہ داخلہ وقبائلی امور کی کل کتنی نئی اسکیمات شامل کی گئی ہیں۔ اسکیم کا نام پی ایس ڈی پی نمبر اور مختص شدہ رقم کی مکمل تفصیل بھی دی جائے؟

**وزیرِ داخلہ:** جواب موصول ہونے کی تاریخ 27 اگست 2024ء۔

سال 25-2024ء کے بجٹ میں ضلع واشک کے لئے محکمہ داخلہ کی طرف سے کوئی نئی اسکیم شامل نہیں کی گئی ہے۔ نیز سال 25-2024ء کے بجٹ میں صرف ضلع ڈیرہ بگٹی کیلئے 4 اور ضلع خضدار کیلئے ایک نئی اسکیم شامل کی گئی ہے اسکیم کا نام پی ایس ڈی پی نمبر اور مختص شدہ رقم کی مکمل تفصیل ضخیم ہے لہٰذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

**جناب اسپیکر:** آپ سپلیمنٹری questionپُکاریں۔

**میر زابد علی ریکی:** سَر! میری بات سُنیں اسپیکر صاحب! میں نے question کیا ہے مگر وہ ڈیپارٹمنٹ کے کوئی concerned department کے وہی بتادیں۔

**جناب اسپیکر:** سَر! آپ کو on behalf of the government وہ آپ کو repoly کررہے ہیں۔

**میر زابد علی ریکی:** تو وہ مجھے بتادیں۔ یہ میں نے question کیا ہے یہ میں نے کہا کہ یہ 25-2024ء میں یہ جو آپ نے مختلف ڈسٹرکٹوں میں دیا ہوا ہے آپ نے واشک کے لئے آپ نے کیا کیا ہوا ہے بتا دیں سَر! یہ 25-2024ء کی پی ایس ڈی پی میں نہیں دیا سَر! مَیں یہی کہہ رہا ہوں یہ زیرو ہے۔

**وزیر صحت:** next جب ہوگا اس طرح کے بہت سے ڈسٹرکٹس ہیں جہاں اسکیمیں نہیں رکھی گئی ہیں۔

**جناب اسپیکر:** ضروری تو نہیں ہے کہ واشک کے لئے رکھنا ہی رکھنا تھا۔ تو واشک کے لئے اُنہوں نے کہا ہے کہ کوئی اسکیم نہیں رکھی ہے۔

**میر زابد علی ریکی:** کیوں نہیں رکھی ہے؟

**جناب اسپیکر:** ناں یہ تو الگ بات ہے۔

**میر زابد علی ریکی:** جناب اسپیکر صاحب! آخر میرا تو یہی سوال ہے۔ آخر کیوں نہیں رکھا ہے۔ وجہ کیا ہے تو کل اگر یہ کہے گا کہ میں تو۔۔۔

**جناب اسپیکر:** نہیں، اِس کا کوئی فارمولا طے کیا ہوگا جس میں ضروری نہیں ہے کہ سارے ڈسٹرکٹوں کے لئے رکھا ہوگا۔ بہت سارے ڈسٹرکٹس واشک کے علاوہ بھی میرا خیال ہے ان کے پاس اسکیمیں نہیں ہیں۔

**وزیر صحت:** وہ کرلیں گے۔

**میر زابد علی ریکی:** سَر! مَیں تجویز دے دوں گا سَر! واشک الحمدللہ، اللہ پاک کی مہربانی سَر! وہاں لیویز لائن یا پولیس کے تھانے وغیرہ ہمیں ضرورت ہے۔ ہمارے علاقوں میں سر! بالکل وہ تقریباً بیس تیس سالوں سے وہ بالکل کھنڈرات ہیں وہاں ایک دن مَیں ہم گئے تھے آئی جی پولیس کے پاس۔ وہاں ہماری اپوزیشن کا وفد ہم اُن سے ملے۔ ہماری جمعیت کے گیارہ MPAs اُن سے ملے پھر آئی جی پولیس نے باقاعدہ ہمیں بریف کیا ہے ہمارے بلوچستان کے تمام تھانوں کا اسکرین میں اُس نے دکھایا۔ کہتا ہے یہ دیکھیں یہ پشین ہے، یہ خضدار ہے، یہ قلعہ سیف اللہ ہے۔ یہ آپ لوگوں کے تھانوں کی حالت ہے۔ آپ اپوزیشن لیڈر ہیں، جمعیت ہیں، دیکھیں یہ آپ لوگوں کے تھانوں کی حالت ہے۔ آئی جی پولیس نے ہمیں باقاعدہ بریف کیا۔

**جناب اسپیکر:** ٹھیک ہے۔

**میر زابد علی ریکی:** کہتا ہے یہ دیکھ لیں۔

**جناب اسپیکر:** ابھی اس طرح ہے آپ اپنا وعدہ پورا کریں۔ اوراس کے بعد اُن کو اپنی تجویز دیں۔

**میر زابد علی ریکی:** وہ وعدہ CM کا مَیں پورا کروں گا۔

**جناب اسپیکر:** ٹھیک ہے that is done سید ظفر علی آغا صاحب! رکن صوبائی اسمبلی اپنا سوال نمبر 78 پُکاریں۔

**جناب سید ظفر علی آغا:** Question No.78 sir.

☆**78 سید ظفر علی آغا، رکن اسمبلی:** نوٹس موصول ہونے کی تاریخ یکم اگست 2024ء۔

کیا وزیر داخلہ ازراہِ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ضلع پشین کے بی ایریا میں کتنے سی سی ٹی وی کیمرے نصب کئے گئے ہیں ان میں کتنے سی سی ٹی وی کیمرے فعال ہیں اور کتنے ناکارہ ہیں۔ نیز کتنے نئے سی سی ٹی وی کیمرے نصب کئے جارہے ہیں، کی مکمل تفصیل بھی دی جائے؟

**وزیر داخلہ:** جواب موصول ہونے کی تاریخ 27 اگست 2024ء۔

بمطابق ڈپٹی کمشنر پشین اس وقت ضلع پشین کے بی ایریا میں کسی قسم کے کوئی سی سی ٹی وی کیمرے نصب نہیں کئے گئے ہیں لہٰذا متعلقہ سوال کا جواب نفی میں تصور کیا جائے۔ اس سلسلے میں ڈپٹی کمشنر کی رپورٹ جو کہ ضخیم ہے لہٰذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

**جناب اسپیکر:** جی۔

**جناب سید ظفر علی آغا:** جناب اسپیکر! دو questions ہیں میرے پشین کے حوالے سے۔ چونکہ اِس ٹائم وزیر داخلہ ہمارے سی ایم صاحب یہ عہدہ اُن کے پاس ہیں۔ مَیں خود سی ایم صاحب کے ساتھ خود اِس کے بارے میں بات کروں گا۔ تو اسی پر مطمئن ہوں مگر discuss کروں گا سی ایم صاحب کے ساتھ۔

**جناب اسپیکر:** ٹھیک ہے جواب آ گیا ہے۔ جواب آ گیا ہے۔ next ظفر علی آغا صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 79 دریافت فرمائیں۔

☆**79 سید ظفر علی آغا، رکن اسمبلی:** جواب موصول ہونے کی تاریخ 27 اگست 2024ء۔

کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ، مورخہ 2 ستمبر 2024ء۔

ضلع پشین میں لیویز فورس کی کل کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں ان خالی اسامیوں کی کیٹگری وائز مکمل تفصیل دی جائے؟

**وزیر داخلہ:** جواب موصول ہونے کی تاریخ 27 اگست 2024ء۔

اِس وقت ضلع پشین لیویز فورس میں کل 173 اسامیاں خالی پڑی ہیں ان خالی اسامیوں کی کیٹگری وائز مکمل تفصیل بمطابق ڈپٹی کمشنر پشین یہ ضخیم ہے لہٰذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

**سید ظفر علی آغا:** 79 بھی مَیں سی ایم صاحب کے ساتھ ہی discuss کروں گا۔ جناب اسپیکر! مطمئن ہوں۔

**جناب اسپیکر:** okk,ok, disposed off. انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 138 دریافت فرمائیں۔

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:** سوال نمبر 138، جواب سوال پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب بخت محمد کاکڑ (وزیر صحت):** جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب اسپیکر:** آپ کا سوال ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور، منسٹر صاحب کا کہنا ہے۔

☆**138 انجینئر زمرک خان اچکزئی، رُکن اسمبلی:** نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 7 نومبر 2024ء۔

کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوئٹہ شہر کے معروف شاہراہوں پر نصب CCTV کیمرے اکثر و بیشتر خراب ہے۔

(ب) اگر جز و الف کا جواب اثبات میں ہے تو صوبائی حکومت ان کی جگہ نئے کیمرے نصب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس کیلئے کسقدر رقم مختص کی گئی ہے کی تفصیل دی جائے۔ نیز ان کیمروں کو اب تک درست نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں، کی بھی تفصیل دی جائے؟

**وزیر داخلہ:** جواب موصول ہونے کی تاریخ 22 جنوری 2025ء۔

(الف) بمطابق پروجیکٹ ڈائریکٹر کوئٹہ سیف سٹی کو شہر میں کل 830 کیمرے نصب کئے گئے ہیں جن میں سے زیادہ تر بڑی شاہراہوں اور اہم تنصیبات پر نصب کئے گئے ہیں۔

(ب) صوبائی حکومت کا موجودہ سی سی ٹی وی کیمروں کو تبدیل کرنے کیلئے کوئی پلان نہیں ہے کیونکہ تمام نصب شدہ سی سی ٹی وی کیمرے بالکل نئے ہیں اور صرف ڈیڑھ سال پہلے نصب کئے گئے ہیں تا ہم یہ سی سی ٹی وی کیمرے کبھی کبھار تیکنیکی وجوہات/خرابی کی وجہ سے غیر فعال رہتے ہیں اس طرح کی خرابیوں کو دور کرنے کیلئے 7×24 کا ایک مینٹینس میکانزم لاگو کیا گیا ہے۔ کہ نصب شدہ سی سی ٹی وی کیمروں سے فیڈ چوبیس گھنٹے دستیاب رہے یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ موجودہ پروجیکٹ ڈائریکٹر کی تعیناتی سے پہلے 830 سی سی ٹی وی کیمروں سے صرف 385 کام کر رہے تھے موجودہ پروجیکٹ ڈائریکٹر نے سب کو بحال کرنے کیلئے جنگی بنیادوں پر اقدامات کئے ہیں اور ان کی بھرپور کوششوں کے نتیجے میں اب فعال سی سی ٹی وی کیمروں کی تعداد 750 تک پہنچ گئی ہے اب کوئٹہ سیف سٹی پروجیکٹ کوئٹہ کے لوگوں کی زندگیوں کو محفوظ بنانے

کیلئے اپنے حقیقی مقصد کو پورا کر رہا ہے اس کے باوجود ابتدائی طور پر نیسپاک، اسلام آباد کی ایک ٹیم کی جانب سے کوئٹہ سیف سٹی پراجیکٹ پر عمل درآمد کیلئے زمینی سروے کیا گیا ہے اور تجویز دی گئی ہے کہ پی سی-1 میں شہر میں (1100) سٹیٹک اور پی ٹی زوم کیمرے نصب کئے جائیں گے جن میں سے اب تک 830 کیمرے نصب کئے جا چکے ہیں جب سسٹم میں کوئی تکنیکی مسئلہ پیدا ہوتا ہے تو اسے نیسپاک کی ٹیم جنگی بنیادوں پر حل کرتی ہے کوئٹہ سیف سٹی پراجیکٹ کی مناسب دیکھ بھال کیلئے بڑی رقم کی ضرورت ہوتی ہے اس وقت کوئٹہ سیف سٹی ابھی بھی پراجیکٹ کے مراحل میں ہے اور فنڈز بنیادی طور پر دو ہیڈ آف گرانٹس اور نان ڈویلپمنٹ سائیڈ میں مختص کئے گئے ہیں اس لیے کبھی کوئٹہ سیف سٹی پراجیکٹ کو جاری آپریشنز اور مینٹیننس ایکٹیویٹ میں مالی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کوئٹہ سیف سٹی پراجیکٹ کا اگلا مرحلہ اسے ایک خودمختار اتھارٹی میں تبدیل کرنا ہے جہاں مالی اور دیگر انتظامی خودمختاری اعلیٰ انتظامیہ پر رکھی جائے گی اس سے اس کی کارکردگی میں مزید بہتری آئے گی موجودہ خراب شدہ کیمروں کو اب تک درست نہ کرنے کی وجوہات ذیل ہیں:۔

1۔فنڈز کی کمی: کیمروں کی اکثریت جولائی 2024 کے آخر تک کام کر رہی تھی محرم الحرام 2024ء عام انتخابات 2024ء اور BYC کے احتجاجی جلسوں کی نگرانی ڈی آئی جی پی کوئٹہ، کمشنر کوئٹہ، ایس ایس پی آپریشنز اور دیگر نے کی C41 بلڈنگ میں LEA آفیسران BYC ریلیوں اور ستمبر کے واقعات کے دوران مظاہرین نے کوئٹہ سیف سٹی کے سامان کو نقصان پہنچایا جس کی وجہ سے کیمرے بھی گر گئے اس دفتر نے آپریشن کیلئے 150 ملین روپے کا مطالبہ کیا تھا لیکن محکمہ خزانہ نے رقم کم کر دی اور مختص بجٹ 50 فیصد سے صرف 10 ملین جاری کیئے جو ابھی تک جاری نہیں کئے گئے۔

2۔آپٹیکل فائبر کیبلز کا نقصان: ایس ایس جی سی، سی اینڈ ڈبلیو، واسا، کیو ڈی پی اور این ایچ اے جیسے مختلف محکمے کھدائی کے کام کے دوران کیو ایس سی پی کے کیبلز کو نقصان پہنچا رہے ہیں جس سے کیمروں کی لائیو فیڈ کی نشریات متاثر ہوتی ہیں اس سلسلے میں متعدد خطوط متعلقہ محکموں کو بھیجے گئے تا کہ کیمروں کی لائیو فیڈ میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ آئے۔

3۔OFC کی چوری: منشیات کے عادی افراد اور نامعلوم افراد کوئٹہ سیف سٹی کی آپٹیکل فائبر کیبلز کو چوری/نقصان پہنچاتے ہیں جس کی وجہ کیمرے آف لائن ہو جاتے ہیں اس سلسلے میں کوئٹہ سیف سٹی کے آلات کے تحفظ کے لئے متعدد محکموں کو بھیجے گئے۔

4۔کم وولٹیج/بجلی کے اتار چڑھاؤ کے مسائل: بجلی کے اتار چڑھاؤ/کم وولٹیج کے مسائل متعدد سائٹس پر دیکھے گئے جس کے نتیجے میں مہنگے سامان کو نقصان پہنچایا جل گئے جس کی وجہ سے کیمرے آف لائن ہو جاتے ہیں اس سلسلے میں دفتر کیسکو کو مسائل کے حل کیلئے متعدد خطوط بھیجے ہیں پروجیکٹ ڈائریکٹر پروجیکٹ مینجمنٹ یونٹ، کوئٹہ سیف سٹی کی رپورٹ بمطابق ضمیمہ ضخیم ہے لہٰذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

**جناب اسپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:** اِس میں جو اِنہوں نے جواب دیا ہوا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! بہت لمبا دیا ہوا ہے۔ مَیں مختصر آپ کو یہ بتا دوں کہ اِنہوں نے تو یہ کہا ہے کہ 830 ہیں۔ اور اِتنے repair ہو گئے ہیں۔ اِتنے ہم نے لگا دیئے ہیں اور اِتنے ٹھیک کر دیئے ہیں۔ کوئٹہ میں جو وار داتیں ہوتی ہیں، جس طرح مصور کاکڑ کا ہوا تھا جو آج تک اُسکا پتہ نہیں چلا اور ہم نے اُن کے دھرنے کو بھی ختم کیا سب کچھ کر دیا۔ لیکن جب ہم سی ٹی ڈی کے پاس جاتے ہیں یا جب ہم اُن سے کہتے ہیں کہ آپ کچھ دکھا دیں تو کچھ بھی نہیں ملتا ہے۔ کہتا ہے کیمرے ہمارے خراب ہیں۔ پھر کیسے اس کو مَیں اس کو تسلیم کر دوں۔ لیکن اسکا جواب اسمیں آپ سی ایم صاحب اِس کو دیکھ لیں۔ تو میرے خیال سے اس میں کتنا حقیقت پر مبنی ہے اور کتنا نہیں ہے۔

**جناب اسپیکر:** ویسے یہ بھی ہے۔

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:** ابھی میں آپ کو ایک چیز بتاؤں میرے ایک بندے کے ساتھ ابھی recently ایک معاملہ ہوا تھا سریاب روڈ پر تو ہم نے ایک درخواست دی پولیس کو کہ جی اِسکی فوٹیج نکالی جائے۔ کہتا ہے کہ ہمارے کیمرے تو خراب ہیں، یہ ابھی روزوں سے پہلے کی بات ہے۔ پھر ہم نے ایک گھر کا جو اُسکا وہاں پر ایک گھر تھا اُس میں انہوں نے اپنے کیمرے لگا ہوئے تھے اُس سے ہم نے فوٹیج لی۔ اور اُس میں اُسکی گاڑیوں کا نمبر نہیں مل رہا تھا۔ کیونکہ جب اس طرح اِن کا سی ایم صاحب! آپ کمیٹی بنالیں۔ ذرا ایک فیزیکلی کہ جی سچ مُچ اِتنا ہی کام کر رہا ہے کہ نہیں۔ اِنہوں نے تو جواب دیا ہوا ہے۔ اگر یہ جواب صحیح ہے۔ تو پھر ہم تو ٹھیک ہے تو یہ نہیں چاہتے ہیں کہ جی غلط قسم کا الزام کسی پر لگا دیں۔

**وزیر صحت:** سَر! اِس حوالے یہ ہے کہ overall آٹھ سو تیس کیمرے ہیں۔

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:** نہیں، یہ ڈیپارٹمنٹ کس کے پاس ہے؟ عبدالرحمٰن کھیتران صاحب کے پاس ہے یا اُن کے پاس ہے؟ سی ایم صاحب! کس کے پاس ہے۔

**سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ):** جناب اسپیکر صاحب! یہ اسکیم میرے دَور میں start ہوئی۔ زمرک خان کے علم میں ہے۔ total کوئٹہ شہر میں 1300 کیمرے لگنے تھے phase-wise اور پھر optic-fiber بچھنی تھی۔ اِسی طریقے سے اسکا control room initially ہم نے کہا تھا کہ سٹی تھانے میں بنائیں گے۔ لیکن بعد میں اسکا venue ہم نے change کیا۔ تو اب کی جو Cantt BC میں اُس کا ہے وہاں اس کو مختص کیا گیا اس کا control-room۔ تو اسمیں 1300 کیمرے normal کیمرے تھے۔ اور میرا خیال ہے 100 جو کیمرے تھے وہ high resolution تھے اور plus اس کی ایک van آنی تھی جو کہ سٹیلائٹ کے ذریعے جو بھی گاڑی یا کوئی

واردات ہوتی ہے، even اس گاڑی کے نمبر پلیٹ بھی read کرتے تھے۔تو یہ پروجیکٹ میرے 19-2018ء میں start ہوا۔لیکن چونکہ بیچ میں COVID کا مسئلہ آ گیا، اُس کی وجہ سے آپ کی تمام جو LCs کھلی تھیں اسکی یا import ہونی تھی وہ رُک گئی تھی۔تو اس کی جو firm ہے وہ ایک معتبر firm ہے، جس کو serving ایک میجر جنرل اسکو look-after کرتا ہے۔اب آٹھ ساڑھے آٹھ سو کیمرے لگ گئے ہیں۔بدقسمتی یہاں یہ ہے ہماری کہ دنیا میں کہیں پر بھی یہ نہیں ہوتا ہے کہ جب بھی کوئی جلوس نکلتا ہے یا کوئی ہڑتال ہوتی ہے یا مَیں اِس حد تک کہوں گا کہ اگر رات کو اس کا اپنی بیوی کے ساتھ جھگڑا ہو جاتا ہے تو صبح آ کے وہ سرکاری املاک کو نقصان پہنچاتے ہیں۔آپ کے بینکوں کے شیشے توڑ دیں گے، آپ کی اسٹریٹ لائٹ توڑ دیں گے، آپ کے کیمرے توڑ دیں گے۔حالانکہ بہترین طریقے سے اس کا کام کیا گیا ہے۔ میں appreciate کرتا ہوں اُس firm کو اور اُس کی جو نگرانی کر رہے ہیں میں اُن کو appreciate کرتا ہوں۔یہ دیکھیں اب نقصان کس کا ہوتا ہے؟ نقصان ہمارا اپنا ہوتا ہے، ہم اپنی چیز کو خود ہی نقصان پہنچاتے ہیں اور اس کو پھر ہم سرکار کا نام دیتے ہیں۔سرکار کا اپنی جگہ ایک وجود ہے جناب اسپیکر صاحب!

**جناب اسپیکر:** اِس کا حل کیا ہے؟

**وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:** حل یہ ہے کہ ہم اس پر seriously جو کیمرے توڑے گئے ہیں یا چوری کیے گئے ہیں، وہ لوگ جو ہیروئنچی جو نشے میں یا پھر کھمبے پر چڑھ کے رات کی تاریکی میں یہ کیمرہ اُتار کے بازار میں بیچتے ہیں۔ہم اُسکے لیے بھی کچھ کر رہے ہیں کہ وہاں اُن کو electric shock لگے۔ہم کوئی سسٹم لا رہے ہیں اُسکا انشاءاللہ۔اور یہ سب کا سانجھا مسئلہ ہے۔زمرک خان! پلیز مجھے complete کرنے دیں۔

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:** جی۔

**وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:** میں نے آپ کو اس کا بیک گراؤنڈ بھی بتایا۔

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:** سردار صاحب! آپ ذرا میری باتیں سنیں پھر اس کا جواب دے دیں۔

**وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:** آپ جی بتائیں۔

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:** میں آپ کو ایک چیز بتاؤں، آپ اس کو پڑھ لیں۔ایک چیز کو جب آپ نہیں سنبھال سکتے تو وہ گورنمنٹ۔یہ غلط ہے۔جو تسلیاں آپ لوگ دیتے ہیں اس میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔کتنے دھماکے ابھی ہوئے ہیں دو تین دنوں میں۔آپ اپنی فوٹیج منگوا لیں کتنے اس کے آپ کو مل سکتے ہیں؟ آپ کہتے ہیں ہیروئنی نشے کے عادی اُن کو اُٹھا کے لے جاتے ہیں اور بیچتے ہیں۔آپ کہتے ہیں کہ ہوا اُنکو اُٹھا کے لے جاتی ہے۔پھر بناتے کیوں ہیں؟

**وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:** ہوا نہیں میں نے کہا۔

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:** ناجائز پیسے خرچ کیوں کرتے ہو گورنمنٹ کے؟

**وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:** آپ روزے کا غصہ مجھ پر مت نکالیں۔

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:** ایسا نہیں ہے۔ میں پوچھتا ہوں پرسوں blast ہوا ہے ناں؟

**جناب اسپیکر:** chair کو address کریں زمرک خان صاحب پلیز۔

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:** اسپیکر صاحب! میں آپ سے صرف اتنا کہتا ہوں کہ ہم نے یہ question اس لیے کیا ہوا ہے کہ سسٹم میں بہتری ہو جائے، اگر آپ کہتے ہیں کہ سب کچھ ٹھیک ہے تو پھر ٹھیک ہے۔

**وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:** ہم کوشش کر رہے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** نہیں، نہیں، ٹھیک نہیں ہے۔

**وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:** We are on the way.

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:** بلوچستان میں کیا ہو رہا ہے؟ کل کے کتنے blasts ہوئے ہیں، کتنے لوگ مارے گئے ہیں؟ ہم اپنے شہداء کو بھی پورا نہیں دکھا سکتے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** ٹھیک بالکل نہیں ہے، آپ کی بات بالکل صحیح ہے۔

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:** ابھی ہم کہتے ہیں سب کچھ ٹھیک ہے؟ آج کل عوام اس چیز پر یقین نہیں رکھتے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** ok زمرک خان صاحب! آپ کا point آ گیا۔

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:** سر! آپ ایک چیز منگوالیں۔

**جناب اسپیکر:** جی۔

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:** آپ کہہ دیں کہ جو جتنے incidents ابھی چار پانچ دن میں، ایک ہفتہ میں کوئٹہ میں ہوئے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** جی جی۔

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:** آپ یہ منگوالیں کہ ایک CCTV کی کیا کیا کارکردگی ہے؟ کتنا ریکارڈ اس کا انہوں نے نکالا ہے اور وہ exact ٹھیک ہوا ہے۔ باقی مجھے یہ چاہیے کہ اگر جو خراب ہیں وہ ٹھیک کر دیں ان کو protection دے دیں، بس یہی ہماری گزارش ہے۔

**جناب اسپیکر:** ok.

**وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:** بجا فرما رہے ہیں، ہمیں بھی احساس ہے۔ دیکھیں! ایک خودکش ہے۔ اب میری جیب میں

اسوقت کیا ہے؟ آپ نعوذُ باللہ اس حد تک تو نہیں ہیں کہ آپ میری جیب بھی چیک کر سکتے ہیں؟ یہ خود کش اپنی جیب میں یہ ایک گرینیڈ چھپا کے لے جانا۔ ہاں واقعات ہوئے ہیں۔ ہم اُن سے انکاری تو نہیں ہیں۔ ہم کہہ رہے ہیں کہ یہ اسکیم ابھی تک complete نہیں ہوئی ہے۔ اس میں بہت سارے عوامل ہیں، جن میں میں نے دو تین کا ذکر کیا ہے پلس آپ کی مالی پوزیشن آپ دیکھ رہے ہیں کہ کیا ہے۔ تو انشاء اللہ یہ تیرہ سو کیمرے اور سو کیمرے یہ high resolution اور وہ جس ٹائم، آپ کی یہ باتیں آ جائیں تو آپ نے کہا کہ لندن میں بھی دھماکے ہو گئے، امریکہ میں دھماکے ہوتے ہیں۔ کہاں پر نہیں ہوتے۔ ہمیں بھی اتنا افسوس ہے جتنا زمرک خان کو ہے کہ ہمارے لوگ شہید ہو رہے ہیں۔ ہمارے علماء شہید ہو رہے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** نہیں سردار صاحب!

**وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:** جی۔

**جناب اسپیکر:** اگر ہم زمرک خان صاحب کے point پر آپ سے یہ سوال کریں کہ ہم نے رپورٹ منگوانی ہے کہ کوئٹہ سٹی کے اندر Safe City Project کے حوالے سے cameras کی کیا position ہے۔

**وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:** yes, why not.

**جناب اسپیکر:** کتنے وہاں کام کر رہے ہیں۔ کتنے توڑے جا چکے ہیں۔ کتنے چوری کیے جا چکے ہیں اور مزید ہمیں کہاں کہاں پر کتنے لگانے ہیں۔

**وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:** جی. government is bound sir. آپ رولنگ دے دیں، انشاء اللہ جو آپ date رکھتے ہیں، ہمارے جو اس کو deal کر رہے ہیں وہ آ کے آپ کو جس طریقے سے آپ مطمئن ہوتے ہیں وہ آپ کو مطمئن کریں گے۔

**جناب اسپیکر:** یہ کون کرے گا؟ یہ کس کا project ہے؟

**وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:** اس کی نگرانی آئی جی کر رہا ہے لیکن اس کا Complex BC جو Cantt میں ہے وہاں پہ اس کا کنٹرول روم ہے، باضابطہ اس کا اسٹاف ہے، آپ جس طریقے آپ آئی جی صاحب کے لیے رولنگ دے دیں کہ وہ اِس اسٹاف کو bound کریں کہ فلاں دن۔ sorry یہ نہیں سیکرٹری آئی ٹی۔ ہے تو basically یہ ہے آئی ٹی کا لیکن controlled by Police.۔

**جناب اسپیکر:** ok یہ سیکرٹری آئی ٹی کو پابند کیا جائے کہ next session کے دوران تمام شہر کی جو Safe City Projects ہے اُسکے حوالے سے کیمروں کی کیا پوزیشن ہے۔ اور مزید اس کے اوپر کیا اُس کے لیے کیا

متبادل راستہ کیا ہے کہ جو ہمارے لئے کارآمد ثابت ہو سکے۔ کیونکہ اس وقت جتنی بھی واردات ہوتی ہیں، ان کیمروں کی رپورٹ زیرو ہے اور وہاں ہمیں کوئی ایسے شواہد نہیں ملتے ہیں کہ کیمروں کے ذریعے سے، جس سے ہم کسی کو trace کر سکیں۔ تو اس کا مطلب ہے زمرک خان کا تو بنیادی طور پر سوال ہے یہ ہم سب کے لیے ہیں یہ اُنکی اپنی ذاتی رائے کے لئے نہیں ہے۔

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:** سر! اس میں سی سی پی او صاحب ذمہ دار ہیں، اُن کو بھی بلا لیں ساتھ میں، سی سی پی او کوئٹہ کو۔

**جناب اسپیکر:** ok. وہ رپورٹ منگوائیں گے، پھر اس رپورٹ پر انشاء اللہ جو بھی ہوگا دیکھیں گے اس کے بعد پھر اس پر سی سی پی او صاحب کو اس پر طلب کریں گے۔

**محترمہ فرح عظیم شاہ:** جناب اسپیکر! دو منٹ۔ اِسی پر ہی میں بات کرنا چاہ رہی ہوں۔ جہاں آپ لوگ ذکر کر رہے ہیں اِن cameras کا۔ تو ہم اپنی اسمبلی کے بھی cameras آپ دیکھ لیں ناں کیونکہ جس طریقے سے چوری ہوئی تھی میرے فلیٹ پر اور میرا پرس چوری کیا گیا تھا، وہ معاملہ ابھی تک جوں کا توں ہے۔ اور یہ بھی جو cameras ہیں یہ بھی کوئی خاطر خواہ نہیں ہیں۔ اور جب وہ zoom کر کے دیکھا گیا وہ با قاعدہ نظر آ رہا تھا کہ وہ بندہ کس طریقے سے پرس لے کے بھاگا جا رہا ہے۔ لیکن اِتنی ناقص صورتحال، ناقص کوالیٹی تھی اِن cameras کی وہ پہچان میں ہی نہیں آیا۔ تو یہ بھی ذرا توجہ دیں۔

**جناب اسپیکر :** ok thank you. جی مولوی نوراللہ صاحب! آپ اپنا question No.87 دریافت فرمائیں۔ مولوی نوراللہ صاحب کی غیر موجودگی میں اُن کے سوال کو dispose off کیا جاتا ہے۔ مولوی ہدایت الرحمٰن صاحب! آپ اپنا Question No.113 دریافت فرمائیں۔

**مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سوال نمبر 113۔

**جناب اسپیکر :** یہ مائیک on کریں۔ یہ مائیک کیوں on نہیں ہو رہا ہے؟

**مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ:** مائیک on ہے۔

**جناب اسپیکر :** جی مولوی صاحب۔

**مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ:** اچھا یہ پہلے بھی توجہ دلاؤ نوٹس میں یہ آیا تھا۔ اسمیں مجھے حکومت کی طرف سے بتایا گیا تھا کہ کیونکہ وزیر اعلیٰ محترم نے، وہ وزیر اعلیٰ محترم سے زیادہ یہ وزیر اعظم صاحب خود گوادر آئے تھے، اُنہوں نے میڈیا کے سامنے اس کا اعلان کیا تھا۔ پھر تقریباً میں 12 دفعہ سی ایم ہاؤس خود گیا ہوں، بطور MPA گوادر۔ بارہ دفعہ سے زائد یہ

سی ایم صاحب کو بھی پتہ ہے اس کام کے لیے۔ اور توجہ دلاؤ نوٹس بھی میں نے جمع کیا تھا۔ صرف دس لوگوں کو ایک سال کے بعد اطلاع ملی ہے۔ ملک کا سربراہ محترم پرائم منسٹر صاحب خود میڈیا کے سامنے اعلان کرتے ہیں اور سی ایم صاحب اُن کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اب تک میرے گوادر والوں کو یا نہیں ملا ہے۔ اور بارہ دفعہ میں وزیر اعلیٰ ہاؤس بھی گیا تھا۔ بس اِتنا میں کہہ سکتا ہوں باقی فیصلہ سی ایم صاحب خود کریں۔

**جناب اسپیکر:** ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ سی ایم صاحب response کریں گے۔

**میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان):** جناب اسپیکر! بہت اہم توجہ طلب مسئلہ ہے۔ جس طرح آنریبل ممبر نے کہا ہے کہ جب یہ floods آئے تھے ہم گوادر گئے تھے۔ صوبائی گورنمنٹ نے اپنے ذمے لیا تھا جو boats تھے اور اُن کا جو جزوی نقصان ہوا تھا اُس کی بحالی کے لیے، وہ ہم نے، مولانا صاحب کو بھی معلوم ہے کہ جو فراہم کر دیئے گئے تھے۔ اب یہ فیڈرل گورنمنٹ نے اُس وقت کہا تھا کہ گھروں کے لیے rehabilitation وہ کریں گے۔ تو جس طرح مولانا صاحب نے کہا ہے، تو مَیں نے آخری جب ہماری ملاقات ہوئی تو وزیر اعظم صاحب کو خط لکھا ہے۔ اور کل میری وزیر اعظم صاحب سے اسلام آباد میں ملاقات بھی ہے۔ تو میں اُن کو انشاء اللہ یاد بھی دلاؤں گا۔ اور کوشش کروں گا کہ فیڈرل گورنمنٹ جتنی جلدی ہو سکے ان لوگوں کے لیے rehabilitation کا بندوبست کرے۔

**جناب اسپیکر:** Nice, that is very good. اچھی بات ہے مولوی صاحب! انشاء اللہ فیڈرل گورنمنٹ اور صوبائی گورنمنٹ دونوں آپ کی خدمت میں حاضر ہیں انشاء اللہ۔ وقفہ سوالات ختم۔

**جناب اسپیکر:** توجہ دلاؤ نوٹس۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ صاحب! آپ اپنا توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

**مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وزیر برائے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کروائیں گے کہ سی پیک جس کا phase-1 مکمل ہو چکا ہے اور phase-2 پر کام شروع ہو گیا ہے۔ phase-1 میں بلوچستان میں کل کتنے پروجیکٹ مکمل ہو چکے ہیں اور phase-2 میں کون سے پراجیکٹس پر کام شروع ہو گا، تفصیل فراہم کی جائے؟

**جناب اسپیکر:** جی. concerned minister please. ظہور بلیدی صاحب۔

**میر ظہور احمد بلیدی (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات):** شکریہ جناب اسپیکر! مولانا صاحب کا سوال جو ہے بڑا important ہے بنیادی طور پر سی پیک کے جو پروجیکٹس ہیں اُس کی approval کا اپنا ایک طریقہ کار ہے۔ جب سی پیک کے agreements ہوئے، اُس وقت ڈاکٹر عبدالمالک صاحب وزیر اعلیٰ تھے بلوچستان کے تو اُس کی

دو کمیٹیز بنیں۔ ایک کمیٹی ،JWG جوائنٹ ورکنگ گروپ جو بیوروکریٹس پر مشتمل تھا۔ اور دوسری ایک apex committee بنی۔جس کو جوائنٹ کوآرڈینیشن کمیٹی کہتے ہیں۔جس میں پلاننگ کمیشن آف پاکستان، NDRC چائنا کی اور گورنمنٹ آف بلوچستان سے چیف منسٹر یا پلاننگ منسٹر اُسکا حصہ ہیں۔اَب جو بھی پروجیکٹ کی Approval ہوتی ہے پہلے JWG فورم پر اُس کی feasibility discuss ہوتی ہے جب اُس کو agree کیا جاتا ہے تو پھر وہ JCC میں چلی جاتی ہے۔اَب سی پیک جس ذِیل اور جس commitment کے ساتھ شروع کیا گیا No doubt یہ پورے ملک کے ایک game changer تھا۔لیکن بدقسمتی سے ہمارے ملک کا یہ وطیرہ رہا ہے کہ جو بھی ایک اچھا پروجیکٹ آپ شروع کر دیتے ہیں۔تو وہ eventually fold-size ہو جاتا ہے۔تو چونکہ عمران خان صاحب کی گورنمنٹ آئی تو پی ٹی آئی کے وزرا نے بچگانہ بیانات دینے شروع کر دیئے۔جس کی وجہ سے چائنیز تھوڑے ناراض ہوگئے کہ ہم نے اتنی comitment کے ساتھ سی پیک پروجیکٹ شروع کئے اور آپ لوگ کرپشن کے اور دوسرے تیسرے الزامات لگا رہے ہیں۔بنیادی طور پر جو سی پیک کا فیز ٹو ہے وہ سی پیک کی revival کا نام ہے کہ جو فیز ون کے جو پروجیکٹس تھے جن کو JCC نے approve کیا تھا۔تو اُن کو revive کرنا تھا تو چونکہ وہ پلان پہلے سے موجود تھا۔تو اُس کو فیز ٹو کا نام دیا گیا ہے۔ جہاں تک گوادر کی بات ہے تو گوادر میں سی پیک کے پانچ چھ بڑے اہم پروجیکٹس ہیں۔جس میں گوادر پورٹ بھی ہے کوئی 235 ملین ڈالر کے اور اِس سے شاید زیادہ ہیں۔اور اِس کے علاوہ جو فری زونز کی ڈویلپمنٹ ہے۔ایک تو گوادر پورٹ کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ایک اور جگہ بھی اُنہوں نے identify کی ہوئی ہے۔اِس کے علاوہ گوادر ایئرپورٹ ہے۔اور گوادر ایکسپریس وے ہے جو گوادر پورٹ کو ملاتی ہے پوسٹل ہائی وے سے اِس کا ایک فیز ہو گیا۔اور دوسرا فیز جو ہے under considration ہے جو نئے ایئرپورٹ تک جائیگا۔اور اِس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ جو existing آبادی ہے اُس کو بائی پاس کر کے پورٹ کو براہِ راست connect کیا جائے کوسٹل ہائی وے کے ساتھ۔اِس کے علاوہ جو عوامی نوعیت کے پروجیکٹس ہیں 9 بلین Pak-China Friendship Hospital پر لگائے ہیں جسکا انڈس ہاسپٹل ہے اُس کو operate کر رہا ہے وہ بڑا اچھا بہترین ہاسپٹل چل رہا ہے۔ پورے بلوچستان کا ایک flagship پروجیکٹ ہے۔ اِس کے علاوہ Gwader Technical and Vocational Centre ہے جو بلڈنگ بن چکی ہے۔اور اُس کو گورنمنٹ آف بلوچستان اور گوادر پورٹ اتھارٹی، Ministry of Port and Shipping اُس کو Operate کر رہے ہیں۔ اور ہر سال 100 کے قریب intake وہ لیتے ہیں۔ اور بڑا اچھا input ہم نے دیکھا ہے۔اور مزید بھی ایسے پروجیکٹس ہیں جس طرح western fishharbour وہ بھی ایک اچھا پروجیکٹ تھا، جوکہ پائپ لائن میں تھا۔ پانچ MDG کا

desalination plant وہ بھی زیرِ غور ہے۔ اور ابھی کوئی تقریباً 13 کے قریب JCC کی میٹنگز ہوئی ہیں۔ اور چودھویں میٹنگ وہ ابھی جولائی کا شیڈول ہے۔ اگر کوئی فیز ٹو لانچ ہوا تو definitely گورنمنٹ آف بلوچستان پورے صوبے کے حوالے سے اور خصوصاً گوادر کے حوالے سے اپنا پروجیکٹس لے جائیگی۔ اور وہاں JWG میں اور JCC میں approve کرانے کی کوشش کریگی۔

**جناب اسپیکر:** thank you۔ بڑی detail کے ساتھ، جی مولوی صاحب! کوئی ضمنی question ہے۔ جی مولوی صاحب! کا مائیک on کریں۔ جی مولوی صاحب۔

**مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ:** جناب اسپیکر! یہ تمام ممبران اسمبلی میری بات سُن لیں۔ میں بطور بلوچستان کا ایک کارکن یا ایک عوام کا ایک فرد، سی پیک میں اہلیانِ بلوچستان کے ساتھ بدترین دھوکہ کیا گیا ہے۔ ہمیں دھوکے میں رکھا گیا ہے۔ بلوچستان میں دہشتگردی سے زیادہ حادثات میں اموات ہوتی ہیں۔ کوئٹہ سے کراچی سالانہ 5 ہزار سے 8 ہزار لوگ مرجاتے ہیں۔ مَیں احسن اقبال صاحب سے اسلام آباد میں ملا۔ میں نے پوچھا کہ یہ سی پیک کے پروجیکٹ میں موٹروے کتنا کلومیٹر پاکستان میں بنا ہے؟ اُس نے تقریباً دو ہزار کے قریب مجھے بتایا کہ دو ہزار کلومیٹر موٹروے پاکستان میں سی پیک پروجیکٹ میں بنا ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ بلوچستان میں کوئی ایک کلومیٹر ہے۔ ایک کلومیٹر بلوچستان میں ژوب سے لیکر گوادر تک دیکھائیں۔ اُس نے کہا نہیں۔ اُس نے جواب جو دیا میں بتانا چاہتا ہوں ایوان میں کہ بلوچستان میں گاڑیاں نہیں ہیں۔ میں نے کہا کہ یہی ذہنیت ہے اسلام آباد کی۔ آج بھی آپ سمجھتے ہو کہ بلوچستان میں گدھا گاڑی پر لوگ سفر کرتے ہیں۔ یہی ذہنیت کی وجہ سے بلوچستان آج جل رہا ہے۔ آج بھی احسن اقبال صاحب کا جواب مجھے جناب اسپیکر! یہ تھا کہ بلوچستان میں گاڑیاں نہیں ہیں۔ پھر میں نے کہا۔ آپ خضدار میں اپنے لوگوں کو بٹھائیں، آپ کو پتہ چلے گا کہ ایک دن میں کتنی گاڑیاں کراچی جاتی ہیں۔ میں ظہور صاحب سے اور حکومت سے کہتا ہوں کہ اِسلام آباد سے سکھر تک موٹروے بنتا ہے۔ اگر گوادر نہ ہوتا، اگر بلوچستان نہ ہوتا، سی پیک ہوتا؟ ریڑھ کی ہڈی بلوچستان ہے اور موٹروے لاہور میں بنتا ہے جناب اسپیکر! لاہور میں نہ شروع ہے نہ اختتام ہے موٹروے کہاں ہونا چاہیے تھا۔ یہ دو ہزار کلومیٹر جو موٹروے بنا ہے اِس میں آدھے بلوچستان میں ہونا چاہیے تھے جناب اسپیکر! کیا یہ زیادتی نہیں ہے۔ گوادر کی وجہ سے سی پیک ہے۔ بلوچستان کی وجہ سے سی پیک ہے۔ اور پورے سی پیک میں بلوچستان محروم ہے۔ اور ابھی فیز ٹو میں بتا رہا ہوں۔ فیز ون میں اورنج ٹرین لاہور کی جو اورنج ٹرین ہے وہ فیز ون میں مکمل ہوئی ہے جناب اسپیکر!

**جناب اسپیکر:** اچھا مولوی صاحب! آپ کو پتہ ہے۔

**مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ:** جناب اسپیکر! اسی پر بات کر رہا ہوں۔ فیز ون میں لاہور کی اورنج ٹرین مکمل ہوئی ہے

سی پیک فیز ون میں۔ فیز ون میں دو ہزار سے زیادہ کلومیٹر موٹروے پاکستان میں مکمل ہوا ہے۔ گوادر پورٹ کا2002ء میں افتتاح ہوا ہے۔2015ء میں سی پیک آیا ہے۔اچھا مجھے گوادر نہیں پورے بلوچستان کا بتائیں۔انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے ایسے مجھے پروجیکٹ بتائیں جو عام عوام کا ہے؟ آپ ٹھیک ہیں یہ ایئرپورٹ، یہ انٹرنیشنل ایئرپورٹ لے جائیں لاہور میں بنائیں۔موٹروے بلوچستان کو دے دیں۔یہ انٹرنیشنل ایئرپورٹ لے جائیں لاہور میں بنائیں۔اورنج ٹرین مجھے دے دیں۔موٹروے مجھے دے دیں۔ جو عوام کے مفاد کا ہے وہ وہاں بنتا ہے۔اور جو ایک سرمایہ دار پیسے والے کا ہے۔ ہمیں تسلی دیتے ہیں۔اور حکومت والے بھی کہتے ہیں کہ یہ بہت زیادتی ہوئی ہے۔اسلام آباد نے بلوچستان والوں کے ساتھ بدترین ظلم کیا ہے جناب اسپیکر! بدترین بدنیتی کی ہے اِسلام آباد نے بلوچستان کے ساتھ سی پیک میں۔

**جناب اسپیکر:** اچھا مولوی صاحب! یہ بتائیں۔سُنیں سُنیں۔ایک منٹ۔میری آپ سے۔۔۔

**مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ:** فیز ٹو میں کیا ہو رہا ہے فیز ٹو کا بتا رہا ہوں۔حکومت کو پتہ ہے۔فیز ٹو میں کیا ہو رہا ہے۔ فیز ٹو میں حیدرآباد سکھر موٹروے بن رہی ہے۔

**جناب اسپیکر:** میرا آپ سے ایک سوال ہے مولوی صاحب! کیا آپ کو پتہ ہے کہ سی پیک کے دو روٹس ہیں۔وہ کون کون سے ہیں؟

**مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ:** دیکھیں! مجھے روٹ کا پتہ نہیں ہے۔

**جناب اسپیکر:** نہیں وہ ایک روٹ کے اُوپر۔۔۔

**مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ:** جناب اسپیکر! آپ بلوچستان کے ایک فرزند ہیں آپ مجھے بتائیں گوادر نہ ہوتا کیا سی پیک ہوتا؟

**جناب اسپیکر:** آگے چلیں۔

**مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ:** مجھے بتائیں نا گوادر اگر نہ ہوتا، یہ موٹروے کا آغاز گوادر سے ہونا چاہیے تھا۔ پہلے گوادر ،بلوچستان کی موٹروے مکمل ہونی چاہیئے تھی اُس کے بعد پنجاب، کے پی، سکھر، ملتان،اُس کے بعد راولپنڈی سب سے پہلے موٹروے بلوچستان میں ہونی چاہیے تھی۔دو ہزار کلومیٹر موٹروے بنتی ہے لیکن ایک کلومیٹر بلوچستان میں نہیں ہے کیا یہ ظلم نہیں ہے؟ آپ جیسے لوگ ہماری وکالت کرتے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** Hold on, hold on.۔ ڈاکٹر مالک صاحب! اِس پر میرے خیال میں بہتر reply کریں گے

**مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ:** ڈاکٹر صاحب جب وزیراعلیٰ تھے میڈیا کے سامنے میرے ساتھ اَب بھی وڈیو موجود

ہے۔ڈاکٹر صاحب کی ایک ویڈیو موجود ہے کہ مجھے علم نہیں ہے۔

**جناب اسپیکر:** ڈاکٹر صاحب! آپ کچھ کہنا چاہیں گے۔

**مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ:** بالکل خود بات کریں گے لیکن میں بتاؤں وہ خود کہتے تھے کہ میرے پاس موجود ہے۔ میں بات مکمل کروں گا پھر۔ابھی شہباز صاحب چائنا گئے تھے چند مہینے پہلے کیا ہمارے محترم وزیر اعلیٰ ساتھ تھے؟ ابھی زرداری صاحب چائنہ گئے تھے۔ہمارے محترم وزیر اعلیٰ، ہمارے صوبے کے نمائندے وہ ساتھ تھے؟ شہباز شریف صاحب گئے تھے چائنا ہمارے محترم وزیر اعلیٰ ساتھ نہیں تھے۔زرداری صاحب بھی گئے تھے محترم وزیر اعلیٰ نہیں تھے۔دونوں گئے تھے یہ ساتھ نہیں تھے۔ یہ حال ہے ہمارا جب پورا سی پیک کا جو مرکز ہے بلوچستان سی پیک کی ریڑھ کی ہڈی گوادر بلوچستان کے ماتھے کا جھومر۔موٹر وے نہیں ہے۔ابھی فیز ٹو میں کیا ہو رہا ہے جناب اسپیکر! فیز ٹو میں کراچی سرکلر ریلوے۔اورنج ٹرین لاہور میں۔فیز ٹو میں کراچی سرکلر ریلوے فیز ٹو سی پیک میں بنے گا۔تا کہ پورا کراچی گھومے پانچ لاکھ وہاں کے لوگ متاثر ہوں اور بلوچستان کو کچھ نہیں ملنے والا ہے۔فیز ٹو میں حیدر آباد، سکھر موٹر وے بنے گی۔ایک کلومیٹر بلوچستان کو ملنے والا نہیں ہے۔یہ ہمارے ساتھ اسلام آباد والے دھوکہ کر رہے ہیں۔پورے ایوان کو پچھلی دفعہ محترم وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پارلیمانی کمیٹی بنائیں گے۔

**جناب اسپیکر:** آپ کا پوائنٹ آ گیا۔.ok,ok

**مولانا ہدایت اللہ بلوچ:** محترم وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ایک پارلیمانی کمیٹی بنائیں گے، اسلام آباد سے سیاسی جنگ کی ضرورت ہے۔دیکھیں بلوچستان کے بغیر جب سی پیک نامکمل ہے، گوادر کے جب بغیر سی پیک نامکمل ہے۔ابھی تمام پروجیکٹ فیز ٹو میں اسلام آباد سے لے کر گوادر تک موٹر وے بنی چاہیے۔

**جناب اسپیکر:** ok,ok مولوی صاحب! ہو گیا آپ کا پوائنٹ آ گیا۔

**مولانا ہدایت اللہ بلوچ:** جتنے پروجیکٹس ہیں یہ موٹر وے وہاں نہیں، حیدر آباد، سکھر موٹر وے ضروری نہیں ہے۔یہ کوئٹہ سے لے کر کراچی تک کوئٹہ سے لے کر گوادر تک موٹر وے بنی چاہیے۔

**جناب اسپیکر:** ok thank you یہ آپ کا پوائنٹ آ گیا۔

**مولانا ہدایت اللہ بلوچ:** جناب اسپیکر صاحب! ہمیں دھوکہ دیا ہے۔ژوب میں بورڈ بنایا ہے M فلاں یہ ژوب کا روڈ M ہے۔ہمارے لوگ اتنے سادے ہیں کہ جی بس کوئی بات نہیں۔پہلے تو یہ، اچھا یہ جہاں گدھا گاڑی کے اچھا یہ M8 ہے بلوچستان میں۔

**جناب اسپیکر:** میرے خیال میں بن جائیگا۔

**مولانا ہدایت اللہ بلوچ:** کیا مرنے کے بعد؟ اچھا! ہمیں یہ تسلی دیتے ہیں کہ صبر کریں اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّا بِرِیْن ۔ صبر نہیں کرتے۔ اورنج ٹرین کیلئے صبر کیوں نہیں کیا؟ 2 ہزار کلومیٹر وہاں بناتے ہو وہاں صبر نہیں ہے۔ یہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّا بِرِیْنَ یہ کیا ہمارے لیے ہے؟ بلوچستان کے لیے ہے؟ ہمیں آپ بھی اور حکومت والے بھی تسلی دیتے ہیں کہ پھر آپ لوگ کیوں جلد بازی کرتے ہو۔ کیوں صبر نہیں کرتے ہو؟ تو وہاں اورنج ٹرین میں جلد بازی نہیں ہے۔

**جناب اسپیکر:** ok ok مولوی صاحب۔

**مولانا ہدایت اللہ بلوچ:** اچھا یہ بتائیں اورنج ٹرین کوئٹہ میں کیوں نہیں بنایا؟

**جناب اسپیکر:** مولوی صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

**مولانا ہدایت اللہ بلوچ:** تو اس لیے میں حکومت سے کہتا ہوں، ہم حکومت کے ساتھ ہیں، اِس پر لڑنا چاہیے اسلام آباد والوں سے۔ اور میں بطور بلوچستان کے ایک کارکن کے کہتا ہوں کہ سی پیک میں بدترین، یہ بدترین اسلام آباد نے بدنیتی کی ہے، دَغا کی ہے اہلیانِ بلوچستان کے ساتھ اسلام آباد والوں نے۔ اور اِس کے بددیانتی، بدنیتی اور دغا کی وجہ سے آج بلوچستان کا یہ حال ہے جو سی پیک کے نام پر ہمیں دھوکہ دیتے ہیں۔ سی پیک کے خودکش دھماکے ہم برداشت کررہے ہیں کہ یہ فلاں خودکش دھماکہ کیوں ہوا؟ یہ سی پیک کو خطرہ ہے۔ فلاں ٹارگٹ کلنگ کیوں ہیں، سی پیک کو خطرہ ہے۔ اورنج ٹرین وہاں ہے خودکش یہاں ہیں۔ موٹروے وہاں ہے، ٹارگٹ کلنگ یہاں ہیں۔ کہ کیونکہ سی پیک کو بلوچستان میں خطرہ ہے۔ سی پیک ہے ہی نہیں۔

**جناب اسپیکر:** نہیں سی پیک نہیں بننے دے رہے ہیں۔

**مولانا ہدایت اللہ بلوچ:** جو تین پروجیکٹس کا ذکر کیا ظہور بلیدی صاحب نے یہ انٹرنیشنل ائیرپورٹ۔ وہاں ہم جا نہیں سکتے۔ اِس کے قریب سے گزر نہیں سکتے۔ مشرق کے اِس میں مَیں جا نہیں سکتا۔ گوادر پورٹ وہاں میں جا نہیں سکتا۔ جہاں عوام کا مفاد ہے، موٹروے ہے، توانائی کا پروجیکٹ ہے کیا؟

**جناب اسپیکر:** یہ ایئرپورٹ کس کے لیے بن رہا ہے؟

**مولانا ہدایت اللہ بلوچ:** ایئرپورٹ میرے لیے ہے؟ میں تو 70 ہزار کرایہ میں جاوید کوچ کا ٹکٹ نہیں دے سکتا ہوں۔ کیا وہاں جاؤں گا۔

**جناب اسپیکر:** آپ نے ائیرپورٹ کا take over کرنا ہے کیا؟

**مولانا ہدایت اللہ بلوچ:** دیکھیں گوادر پورٹ میں اب مکھیاں اُڑ رہی ہیں۔

**جناب اسپیکر:** Let the Minister concerned to reply. ہو گیا ہو گیا ہو گیا مولوی صاحب!

آپ کا پوائنٹ آ گیا۔ جی Minister for P&D please

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ:** سر! مجھے اگر بولنے دیں۔

**وزیر منصوبہ بندی وترقیات:** ڈاکٹر صاحب کو بولنے دیں کیونکہ اُن کا بھی علاقہ ہے وہ بہتر جانتے ہیں۔

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ:** ok جی اکٹر عبدالمالک صاحب۔

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ:** جناب اسپیکر! اس کار خیر میں میرا نام آیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں اِس کی پُر زور تردید کرتا ہوں کہ نہ سی پیک کا جو عمل شروع ہوا تھا مَیں دو دفعہ شروع میں کسی زمانے میں جب یہاں وزیر اعظم بنتے تھے۔ وہ پہلے جا کر امریکہ کو، اب مناسب بات نہیں ہے، کہ وہ وہاں جاتے تھے۔

**جناب خیر جان بلوچ:** آشیرباد۔

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ:** آشیرباد نہیں کوئی اور بات ہے لیکن نہیں کہوں گا۔

**جناب اسپیکر:** سلام کرنے۔

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ:** کسی زمانے میں سعودی عرب جاتے تھے۔ آج کل چائنا جارہے ہیں۔ اور جونہی حکومت بن گئی مجھے کہا کہ آپ بھی آ جائیں۔ اُس وقت نہ میرے پاس پاسپورٹ تھا کچھ بھی نہیں تھا۔ میں گیا وہاں اُدھر رسمی حال و احوال ہوئے۔ پھر بیچ میں، یہ جو سی پیک ہے نہ میں اس کا سیکرٹری ہوں۔ نہ میں اِس کے کہ وہ میرے سامنے گزرا ہے۔ یہ جو کچھ کیا ہے فیڈرل نے کیا ہے۔ میں ظہور صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ آج بھی شاید ہمارے پورٹ کا چیئرمین ہو یا پی اینڈ ڈی سے کوئی ہو وہ جاتے ضرور ہیں اُن کے ساتھ۔ لیکن جب وہ close meeting ہوتی ہے وہ فیڈرل لیول پر ہوتی ہے۔ یہ جو 56ارب ڈالر آئے تھے اسپیکر صاحب! فیزون میں 56ارب ڈالر آئے تھے اُن میں mainly یہ electrification پر کام ہوا۔ روڈز پر کام ہوا۔ اور شاید جو، وہ optic بچھا رہے تھے۔ اُسمیں تین communications کے sectors پر کام ہوا۔ جن میں ایک بھی بلوچستان سے نہیں تھا۔ ہمیں بخوبی علم ہے۔ اب جیسے مولانا صاحب نے کہا، ظہور صاحب بھی کہتے ہیں، سی ایم صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک تو confusion یہ تھا کہ ائیر پورٹ کس نے بنایا ہے؟ کیا اومانی گرانٹ اِس میں شامل ہے؟ کیا فیڈرل گرانٹ اِس میں شامل ہے؟ یا purely ایک سی پیک پروجیکٹ ہے۔ کیونکہ ہمیں جو پہلے کہا گیا تھا کہ اِس میں اومانی گرانٹس بھی شامل ہے۔ دوسری بات جو میں عرض کر لیتا ہوں۔ جو ہم نے اِتنی بڑی کوئی more than بائیس سو ایکڑ لینڈ جو دی۔ اور اُس کو فیڈرل گورنمنٹ نے اونے پونے داموں میں لیا، سی پیک نے نہیں دیا ایک ٹکہ، اب پورٹ کے اندر کچھ مکان بنے ہیں God knows کہ وہ کیا ہیں ہاسٹل ہیں یا وہاں کوئی اور چیز بنا رہے ہیں۔ کیونکہ ہم وہاں تو نہیں جا سکتے ہیں۔ وہاں

ہمارے جانے کا کوئی وہ، جب میں سی ایم تھا ایک دفعہ میں گیا۔اور اِس کے بعد، پورٹ کی extension تو ظہور صاحب وہی جو پورٹ سنگاپور کے زمانے سے تھا وہی پورٹ ہے اِسمیں ایک ٹکے کا۔لوگوں نے جو اایگریمنٹ کی اُس میں یہ تھا کہ جی ابھی تین بھرت ہیں ہم اسکو 11 بھرتوں پر لے جائیں گے۔ .nothing is done in ground نہ تو ایک ہاسپٹل بنایا ہے ایک اسکول جو کمرے بلوچستان گورنمنٹ کے تھے اُن کو اُن لوگوں نے own کیئے۔ٹیچرز کو ہم تنخواہ دے رہے ہیں نام سی پیک اسکول ہے۔دو دفعہ تو میرے زمانے میں اُن لوگوں نے افتتاح کیا۔اب کہنے کا مطلب ہے کہ سر! یہاں بات یہ ہے کہ ہم سی ایم صاحب، ظہور صاحب کی خدمت یہ عرض کرتے ہیں۔مولانا صاحب کی باتوں کو میں endorse کرتا ہوں کہ if it is سی پیک کا جو آپ نے کہا ایسٹرن ایک رُوٹ تھا، سینٹرل ایک روٹ تھا وہ کہاں گئے؟ وہ موٹر وے بنے جو پنجاب میں تھے اسلام آباد ٹو ڈیرہ اسماعیل خان بنا۔لیکن ڈیرہ اسماعیل خان ٹو ژوب نہیں بنا۔ سینٹرل نہ بنا، نہ ایسٹرن رُوٹ بنا سی پیک کا۔تو اب کم از کم بلوچستان والے آپس میں بیٹھ کر اِس پر غیر ضروری طور پر arguments نہیں کریں۔ہمیں کچھ بھی نہیں، honestly میں آپ سے کہتا ہوں کہ اسپیکر صاحب! آپ جائیں ہفتے میں گوادر کے دو ATR flights ہیں۔اور اُن کے کرایے بھی ساٹھ ستر ہزار ہیں۔35 ہزار سے شروع ہو جاتے ہیں۔کیونکہ میں اِس لیے کہتا ہوں کہ پچھلے دنوں میں خود آیا تھا۔اب دو flights کے لیے یہ huge جو ہیں وہ وہاں deployment ہیں۔وہ feasible ہی نہیں ہے۔

**جناب اسپیکر:** ATR flights from Karachi to Gwadar? ہیں۔

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ:** جی۔

**جناب اسپیکر:** ATR flights ہیں۔

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ:** ATR Flights from Karachi to یہ صرف ایک مسقط جاتی ہے۔

**جناب اسپیکر:** ok.

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ:** سر! میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے دونوں routes کو اُس میں شامل ہونا چاہیے۔جو اُس نے ہمیں کہا تھا کہ جی next phase میں ہم ایگریکلچر، لائیو اسٹاک، ہم فشریز کو شامل کریں گے تاکہ لوگوں کی نہ وہ بڑھ جائیں۔میر صاحب! لیکن اِس میں کچھ بھی نہیں ہے۔اب سی ایم صاحب سے اور ظہور صاحب سے بھی ہماری ریکویسٹ ہے۔ہم خوامخواہ اِن الجھنوں میں نہیں پڑیں۔ہمیں سی پیک سے کچھ نہیں ملا ہے۔جو کچھ ملا ہے وہ strategically ملے ہیں کچھ چیزیں۔ commercially and financially نہیں ملے ہیں۔سی پیک کیوں کامیاب نہیں ہو رہا ہے؟ ایک ابھی تک سال میں دو پورا نا وہ جہاز آتے ہیں سر! ہم چیخ چیخ کے تھک گئے ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے

گوادر ڈسٹرکٹ میں فشریز کے تیس سے زیادہ ہمارے پاس فیکٹریاں ہیں۔ یہ دو، دو لاکھ روپے ایک کنٹینر کا کرایہ دیتے ہیں۔ اِس کنٹینر کو کراچی لے جاتے ہیں۔ کراچی پورٹ میں کھڑا ہوا ہے۔ ہم نے کہا یہاں پندرہ دن کے حساب سے ایک ٹچ شپ دے دو۔ جو گوادر کو ٹچ کرے۔ اور یہاں جو یہ کنٹینرز ہیں۔ دو، تین، چار سو ہوں گے تا کہ لوگوں کو ہر کنٹینر پر دو لاکھ روپے ریول پر بچیں لیکن ایک شپ بھی وہاں کمرشل نہیں آتی ہے، سوائے یوریا کے اور یوریا بھی میرے خیال میں اب feasible بھی نہیں ہے تو اِنہی گزارشات کے ساتھ مَیں نے کچھ زیادہ ہی ٹائم لے لیا۔ ظہور صاحب! آپ چیزوں کو مجھ پر مت تھونپیں۔ جہاں ہیں اُن کو نہیں کہہ سکتے۔ تو مجھ غریب پر کیوں آپ وہ کر رہے ہیں کہ جی مالک تھا مَیں کسی چیز کا گواہ نہیں رہا ہوں۔ اور مَیں سمجھتا ہوں اگر مَیں گواہ ہوتا تو کسی کو جرات نہیں ہوتی جو بلوچستان کو بائی پاس کر سکتا تھا یہ میرا ایمان ہے۔

**جناب اسپیکر:** ڈاکٹر صاحب آپ نے اپنی بے بسی کا اظہار کیا ہے۔

**میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف):** جناب اسپیکر! اجازت ہے۔

**جناب اسپیکر:** آپ اِسی موضوع پر بات کریں گے؟

**قائد حزب اختلاف:** جناب اسپیکر! جی اسی موضوع پر بات کروں گا۔ جناب اسپیکر! مَیں repeat نہیں کروں گا مولانا صاحب نے اور ڈاکٹر صاحب نے جو باتیں کی ہیں، دیکھیں! سی پیک کے لیے قربانیاں ہم نے دی ہیں اور مزے دوسرے لے رہے ہیں۔ بلوچستان اگر جل رہا ہے تو یہ سی پیک کی وجہ سے ہم لوگ آج اِسی نتیجے پر پہنچ چکے ہیں۔ اور ہمارے لیے سی پیک ایک یہ phase one ہم نے مکمل کیا phase-two میں جا رہے ہیں سر! آپ مجھے یہ بتا دیں کہ ہمارا کونسا روڈ ہے جو انھوں نے مکمل کر لیا ہے۔ آپ کا ڈیرہ اسماعیل خان سے ژوب، ژوب سے کوئٹہ، چمن سے کراچی، جناب اسپیکر! مجھے یاد ہے میں پچھلے اُس میں تھا جب قدس بزنجو صاحب وزیر اعلیٰ تھے تو ہمارے وزیر اعظم شہباز شریف صاحب آئے تھے اور اُنھوں نے خاص کر اِن روڈوں کے اُس پر این ایچ اے کے اِنہوں نے ایک پروگرام کیا تھا۔ اور اُس میں یہ کہا تھا کہ چمن سے لے کے کراچی تک یہ روڈ این ایچ اے والوں نے وہاں اپنی رپورٹ دے دی ہے ''کہ جی یہ ہم تین سال میں مکمل کر لیں گے''

**جناب اسپیکر:** جی بالکل ایسے ہی ہے

**قائد حزب اختلاف:** جناب اسپیکر! اُنھوں نے کہا تھا ''کہ نہیں، تین سال نہیں ڈیڑھ سال میں آپ نے کرنا ہے۔ میرا period ڈیڑھ سال ہے مَیں ڈیڑھ سال وزیر اعظم ہوں تو میں اس پر سفر کروں گا آپ نے اسکو مکمل کرنا ہے'' جناب اسپیکر! اُس کے وہ ڈیڑھ سال چلے گئے۔ سال اور چلا گیا۔ ابھی سال اور چلا گیا ہے۔ ابھی تک میرے ساتھ اگر

آپ travel کرلیں کہیں آپ کو 10 کلومیٹر اگر اِن روڈوں پر سفر کر سکتے ہیں آپ مجھے بتا دیں، پھر دوسری بات کیا ہے ہم کس طرح لے لیتے ہیں۔ یہی ٹھیکیدار لوگ ہیں competition کر کے اٹھا لیتے ہیں۔ ان کو سیکورٹی کے بھی پیسے ملتے ہیں۔ یہ اپنی سیکورٹی کیوں ختم نہیں کر رہے ہیں ایک چوکیدار کھڑا کر لیتے ہیں پھر اپنی بہت جگہوں پر یہ لوگ خود بھی قصور وار ہیں ۔ پھر کہتے ہیں ''جی ہماری گاڑیوں کے شیشے توڑ دیے ہیں ہماری گاڑیوں کو جلایا گیا ہم نے کام بند کر دیا'' جناب اسپیکر! اگر تین سال میں کام ہونا تھا چار سال ہو گئے آپ کام کیوں نہیں کر رہے ہو؟ آپ 10 کلومیٹر مکمل نہیں کر رہے ہو تو قصور وار کون ہے؟ کتنی سیکورٹی آپ کو چاہیے؟ شہر کے اندر بھی آپ کو سیکورٹی چاہیے شہر سے باہر بھی چاہیے آپ ابھی اس پر سفر کر کے دیکھ لیں قصور کس کا ہے۔ میری گزارش آپ سے ہے کہ آپ سی ایم صاحب بھی تشریف فرما ہیں، بلوچستان کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے۔ اِن چیزوں کو ہم نے خود ہی دیکھنا ہیں۔ سی پیک نے ہمیں کیا دیا ہے۔ مولانا صاحب جیسے فرما رہے ہیں کہ یہ گوادر پورٹ کا ہے۔ گوادر پورٹ سے ہمیں کیا فائدہ ہو گیا ہے۔ یا فری زون ہے۔ آج تک اُس پر ایک اینٹ بھی نہیں ہے N8 جو بنایا گیا ہے، N8 کے نام سے کہ ''جی ہم نے بلوچستان کو موٹروے دے دیا N8 کے نام سے جو گوادر سے لے کے رَتو ڈیرو تک جا رہا ہے'' میرے ساتھ منسٹر ظہور بلیدی صاحب چلیں آپ بھی چلیں، ہم آپ کو خضدار سے رَتو ڈیرو تک لے جاتے ہیں اِس روڈ کا حال دیکھ لیں۔ آپ کہیں گے کہ جی بلوچستان میں سب سے گندا روڈ جو ہے ناں وہ یہی روڈ ہے جس پر ہم سفر کرتے ہیں۔ نہ اُس پر کوئی ٹرک جا سکتا ہے نہ اُس پہ گاڑیاں جا سکتی ہیں۔ ابھی تو یہ پوزیشن اُس کی آ گئی ہے کہ وہ اِتنا ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے کہ ابھی اُس پر یہ آپ کی موٹر یا چھوٹی گاڑیاں یہ سفر نہیں کر سکتی ہیں۔ لوڈ گاڑیاں اس پہ سفر نہیں کر سکتی ہیں۔ کل بھی ایک کوچ وہاں پہ گر گئی۔ اور اُس میں کئی لوگ شہید بھی ہوئے اور زخمی ہو گئے۔ جناب سپیکر! تو میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ سی پیک۔ جیسے کہ مولانا صاحب کہہ رہے تھے، سی پیک ہمارے لیے نہیں ہے۔ سی پیک پنجاب اور سی پیک سندھ کے لیے ہے۔ یہ ہمارے لیے نہیں ہے۔ ہم سی پیک کا one کرلیں، two کرلیں، three کرلیں اس میں ہمارے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔

**جناب اسپیکر:** اِس سے پہلے کہ ظہور صاحب آپ reply کریں حقیقت یہ ہے کہ میرے خیال میں دو چیزیں مکس ہو رہی ہیں۔ ایک تو این ایچ اے کے پروجیکٹس وہ علیحدہ ہیں۔ اور سی پیک علیحدہ ہے۔ یہ مکس ہو رہے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ حقیقت میں یہ ہے کہ بلوچستان والے ہم صرف پنکچر ہی لگوا رہے ہیں گاڑیوں کے، سی پیک کے حوالے سے ہمیں ملا تو کچھ بھی نہیں ہے۔

**وزیر منصوبہ بندی و ترقیات و بی ڈی اے:** جناب اسپیکر! شکریہ دراصل مَیں ذرا بل شروع کرتا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** ظہور صاحب! اچھا اس طرح ہے

**وزیر منصوبہ بندی وترقیات وپی ڈی اے:** مَیں ذرا آخر میں جواب دیتا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** نہیں یہ پھر آپ کو اِسکو پھر reply کرنا پڑے گا یہ دوبارہ پھر یہ بولیں گے۔

**وزیر منصوبہ بندی وترقیات وپی ڈی اے:** دراصل اسپیکر صاحب! یہ ایک misconception ہے۔ یہ چائنا نے پاکستان کو 60 ارب ڈالرز مفت میں نہیں دیے ہیں کہ پاکستان کو 60 ارب ڈالرز ملے ہیں۔اور باقی صوبے کھا گئے ہیں۔اور ہم پیچھے رہ گئے ہیں۔ basically یہ بات سمجھنے کے لیے ہے کہ سی پیک کے دوطرح کے پروجیکٹس ہیں۔ ایک پروجیکٹ وہ ہے جو گورنمنٹ آف پاکستان نے چائنیز بینک سے لون لیے ہیں۔جس میں 45 ارب ڈالرز کے رینٹل پاور پروجیکٹس ہیں، جو پنجاب میں لگے ہیں۔جو ذکر مولانا صاحب نے کیا لاہور رنگ روڈ کا، وہ basically ایک لون ہے جو پنجاب گورنمنٹ نے لیا ہے۔

**جناب اسپیکر:** ok۔

**وزیر منصوبہ بندی وترقیات وپی ڈی اے:** اگر صوبائی حکومت اور صوبائی اسمبلی اپنی حکومت کو empower کرے تو دنیا میں کئی ایسے financial institutions ہیں، کئی ایسے ممالک ہیں جو آپ کو soft and hard loans دینے کے لیے تیار ہیں۔ جہاں تک بات گوادر کی ہے تو گوادر کے پروجیکٹس میں صرف ایک پروجیکٹ ایسا ہے جس سے گورنمنٹ آف پاکستان نے لون لی ہے، وہ ہے گوادر ایکسپریس وے۔ کہ جو گوادر پورٹ کو کوسٹل ہائی ویز سے ملاتی ہے، جو پورٹ اینڈ شپنگ منسٹری نے لون لے کے وہاں بنائی ہے۔اور باقی جتنے پروجیکٹس ہیں وہ گرانٹس لیے ہوئے ہیں۔ اُس میں پاک چائنا فرینڈ شپ ہاسپٹل ہے۔ گرانٹس کا مطلب یہ ہے کہ چائنا نے آپ کو یہ خیرسگالی میں تحفے میں بنا کے دی ہے۔جس سے ہم آج تک فائدہ اٹھا رہے ہیں۔اور بہترین ہاسپٹل چل رہا ہے۔دوسری گرانٹ گوادر کی ماسٹر پلاننگ ہے، جو ایف سی سی ایچ ڈی آئی ایک اُن کی جو consultant firm تھی جو پاکستانی 40 کروڑ میں گوادر کی ماسٹر پلان فری آف کاسٹ بنا کے دی۔ تیسری گرانٹ گوادر ایئرپورٹ ہے۔اب چائنا نے گوادر ایئرپورٹ کے لیے صوبائی حکومت نے گورنمنٹ آف پاکستان نے کوئی لون نہیں لیا۔اُنھوں نے آ کے خیرسگالی میں بنا دیا کہ ہم آپ کو گوادر کی ترقی کے لیے یہ ایئرپورٹ بنا کے دیتے ہیں اب مجھے بتائیں کہ کونسی بدبخت گورنمنٹ ہوگی کہ جو فری آف کاسٹ گرانٹ پر آپ کو ایئرپورٹ بنا کے دے گی۔ہم کہیں گے نہیں نہیں thank you very much ہمارے ممبران صاحب کو یہ چیز پسند نہیں ہیں۔تو اُس وقت گورنمنٹ نے جو کیا وہ بالکل اچھا کیا۔اِس کے علاوہ جو گوادر میں ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل انسٹیٹیوٹ ہے، جو کہ بہترین بنا ہوا ہے۔وہ بھی چائنیز نے مفت میں بنا کے دی ہے۔اب مسئلہ یہ ہے کہ جو چائنیز گورنمنٹ نے آپ کو فری آف کاسٹ گرانٹ پر اِتنے سارے چار پانچ پروجیکٹس بنا کے دی تو کیا ہم اُن کا شکریہ ادا نہ کریں۔ جہاں تک

دیکھیں! سیاسی تقاریر کی بات ہے تو وہ کوئی بھی کرسکتا ہے۔ہم سارے جب الیکشن میں جاتے ہیں،ہم اپنے مخالفین کو زیر کرنے کے لیے،اُن سے برتری حاصل کرنے کے لیے سیاسی تقاریر بھی کرتے ہیں۔جس میں نہ ڈیٹا ہوتا ہے،نہ سر ہوتا ہے نہ کہ پیر ہوتا ہے۔اب خدارا! ہم اب ایسے اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں جس نے بلوچستان کی تقدیر کا فیصلہ کرنا ہے۔ جس نے اِسکو عوام نے مینڈیٹ دے کے بھیجا ہے تو ہم یہاں اگر calculation پر بات کریں۔اگر ہم کل گورنمنٹ بلوچستان کا،سی ایم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں کہ جی آپ لوگوں نے لون لے کے انفراسٹرکچر بنانے ہیں، ایشیئن ڈولپمنٹ بینک،ورلڈ بینک،پتہ نہیں کون کونسے جوادارے ہیں آپ کولون دینے کے لئے تیار بیٹھے ہوئے ہیں۔آپ اجازت دیں کل سی ایم صاحب جا کے لون لیں گے آپ کو انفراسٹرکچر بنا کے دے دیں گے۔جہاں تک دیکھیں! سی پیک کی خدوخال کی بات ہے مَیں،ڈاکٹر مالک صاحب ہمارے بزرگ ہیں،بڑے ہیں،وہ میرے لیے قابل احترام ہیں۔میں اُن کی پارٹی میں رہا ہوں۔سیاست ہم نے اکٹھے کی ہے۔میرے بزرگوں کے فیملی ٹرمز ہیں۔میں اُنکو rebut نہیں کرتا۔ لیکن ڈاکٹر صاحب! آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے۔دو JCC کی میٹنگ اِس ناچیز نے اٹینڈ کی ہیں۔جام کمال صاحب نے مجھے چین بھیجا تھا۔وہاں ہم نے جا کے پروجیکٹس کو ڈسکس کیے ہیں۔اُس کا ایک ممبر میں تھا۔تو میں وہاں کوئی تین چار پروجیکٹس لے گیا تھا۔میں نے وہاں plead کیا۔میں نے وہاں بلوچستان کے کیس کو contest کیا۔اِسی طرح ڈاکٹر صاحب آپ جب گئے تھے تو اُس وقت JCC کی پہلی میٹنگ تھی جس میں سارے معاہدات فائنل ہوئے۔ جس میں آپ پیچھے کھڑے ہیں نواز شریف صاحب وہاں کھڑے ہوئے ہیں اور مختلف سیکرٹریز بیٹھ کر آپس میں معاہدات ایکسچینج اور فائنل کر رہے ہیں۔اب میں سی پیک کو بلوچستان کے لیے ایک blessing سمجھتا ہوں۔البتہ ہماری جو باقی سڑکیں ہیں جو فیڈرل گورنمنٹ نے بنا کر دینی ہیں،اُن پر فنڈنگ کا مسئلہ ہے۔وہ بڑا slow ہے۔سی ایم صاحب نے این ایف سی کی میٹنگ میں بڑی protest کی تھی۔ابھی پچھلے دنوں جب پرائم منسٹر صاحب آئے تھے۔یہ بات چھڑی مَیں گیا تھا پلاننگ کمیشن وہاں چاروں منصوبہ بندی وترقیات کے وزراء کی میٹنگ تھی۔وہاں میں نے احتجاج کیا کہ ہماری جو فنڈنگ ہے وہ بڑی slow ہے براہِ مہربانی اس کو آپ تیز کریں تا کہ ہم مکمل کریں۔اور گوادر میں،مَیں نہیں کہتا کہ ہماری ترقی یورپ کے برابر ہے یا ورلڈ کلاس ترقی ہے۔لیکن مولانا صاحب آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے مَیں نے ایک دن ایک پمفلیٹ بنا کے سب ممبران کے سامنے رکھ دی،کہ 200 ارب سے زیادہ گوادر میں ترقیاتی پروجیکٹس وہ ہیں اور چل رہے ہیں۔جس میں 40 ارب فیڈرل پروجیکٹس ہیں ایک سو سے اوپر ایک سو بیس سے ایک سو تیس بلین کے وہ سی پیک کے پروجیکٹس ہیں باقی پراونشل پروجیکٹس ہیں اُس دن مَیں نے یہاں پمفلیٹ رکھا تھا سب کے سامنے booklet رکھا ہوا تھا۔ابھی بھی میرے پاس سافٹ کاپی ہے۔مَیں آپ سب کے ساتھ شیئر کرسکتا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** اِنکی details کسی سیشن میں آپ table کرواسکتے ہیں۔

**وزیر منصوبہ بندی وترقیات وپی ڈی اے:** مَیں پہلے بھی کروادیا تھا اگلی اسمبلی میں مَیں ساری detail مَیں سب کے ٹیبل پر رکھوں گا۔اور بدقسمتی سے اُس دن ڈاکٹر مالک اور مولانا صاحب نے اِن کو پڑھا۔جبکہ ایک بھی ممبر نے زحمت نہیں کی کہ وہ details کو پڑھ لیں۔اگر سارے ممبران یہ میرے ساتھ commitment کرلیں اگلی اسمبلی میں ساری details آپ کی ٹیبل پر ہوں گی اُردو زبان میں بھی اور انگریزی زبان میں بھی ہوں گی۔۔۔(ڈیسک بجائے گئے)

**جناب اسپیکر:** ok, that is good.

**سیّد ظفر علی آغا:** جناب اسپیکر! پی اینڈ ڈی منسٹر صاحب سے ایک چھوٹی سی ریکوئسٹ ہے۔

**جناب اسپیکر:** یہ مائیک off کریں،کس نے آپ کا مائیک on کیا ہے؟ بیٹھیں ظفر آغا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ بولیں گے one by one ۔ایک منٹ زمرک خان صاحب آپ تشریف رکھیں ایک منٹ۔ڈاکٹر صاحب! آپ کھڑے ہوکر کے reply کردیں۔ڈاکٹر صاحب کا مائیک آن کردیں ۔

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ:** سر! مَیں عرض کررہا ہوں ظہور صاحب سے، گوادر کا جو جی ڈی اے ہاسپٹل ہے، وہ بلوچستان گورنمنٹ نے بنایا ہے۔اور ایک کونے میں ایک جو ہے ناں بلاک ہے، وہ ہے، چائنیز نے بنایا ہے۔

**جناب اسپیکر:** Chinese grant سے بنا ہے۔

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ:** Let me to listen. یہ کھربوں روپے کی زمین تھی جو ہم نے انڈس کو دی۔ جب مَیں تھا، جب وہاں پہ ایک ایکڑ آپ کو کروڑوں میں نہیں ملے گی۔سر! یہ 163 ایکڑز ہیں جو آپ لوگوں نے انڈس کو دی ہے۔اب تھوڑا سا مجھے اس میں یہ جو آپ کا ایئرپورٹ سے آتا ہے۔یہ تو میں نے بنایا مجھے نواز شریف نے پیسے دیے تھے۔ جو ہے back ہے فرنیچرز ہیں اُسکو بھی مَیں نے بنایا تھا فیڈرل گورنمنٹ سے۔تربت اور گوادر کی جو سڑک ہے وہ فیڈرل پروجیکٹ ہے۔ظہور صاحب! Chinese نے تھوڑے بہت جو کام کیے ہیں وہ یہی ہے۔اب ٹیکنیکل ایک، ہمارا بھی ایک ٹیکنیکل سنٹر تھا جو بلوچستان گورنمنٹ کا ہے۔اُس کا کیوں آپ ذکر نہیں کررہے ہیں جو وہ لے گئے ہیں۔ایک تو ہمارا بھی ٹیکنیکل سنٹر تھا بلوچستان گورنمنٹ کا جو لے گئے ہیں۔تو، دیکھیں ناں! ہم خوامخواہ نہیں اُلجھیں۔آپ لوگ کوشش کریں کہ لائق لوگ ہیں آپ، بلوچستان کے لئے جو ایسٹرن سڑک ہے، جو سینٹرل سڑک ہیں۔اُن کو لے کے آئیں۔ایگریکلچر میں، لائیو سٹاک میں، فشریز میں پروجیکٹس ڈال دیں۔ ہم اُس کی تعریف کریں گے۔باقی ہم نے آپ، بلوچستان گورنمنٹ کی فیڈرل گورنمنٹ کی تصاویریں ہمیں دکھائی تھیں کہ یہ بھی سی پیک ہے، وہ بھی سی پیک ہے۔تو اِس طرح نہیں ہے سر! وہ حقیقت ہے۔

**جناب اسپیکر:** ڈاکٹر صاحب! آپ ایک منٹ زمرک خان صاحب آپ تشریف رکھیں۔ظہور ایک منٹ۔ ڈاکٹر صاحب!

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:** پھر آپ میرا جواب بعد میں دوگے نہیں نہیں جب مَیں کہوں گا تو پھر میرا جواب آپ دوبارہ دوگے۔

**جناب اسپیکر:** زمرک صاحب! آپ direct address نہ کریں آپ چیئر کو ایڈریس کریں پلیز۔ ایک منٹ۔ ڈاکٹر صاحب! آپ سمجھتے ہیں کہ ظہور نے جو پروجیکٹس گنوائے ہیں یہ صرف on-papers ہیں on-ground کچھ بھی نہیں ہیں۔

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ:** سر! مَیں کہتا ہوں اسمیں majority فیڈرل گورنمنٹ اور بلوچستان گورنمنٹ کی ہے۔ایک دو چیزیں ہیں جو چائنا نے بنائی ہیں۔لیکن جو main گوادر ہے۔اُس کے جتنے روڈز بنے ہیں، وہ فیڈرل گورنمنٹ اور صوبائی گورنمنٹ نے بنائے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** ایک منٹ! مولوی صاحب ایک آپ تشریف رکھیں نہیں اس طرح نہیں ہے۔ جی ظہور صاحب! آپ reply کریں پلیز۔ جی one by one آپ کا سوال آئیگا اُس کی بھی reply دیگا۔سب کو کریں گے۔زمرک خان کی پہلے باری ہے اسکے بعد آپ بات کریں گے۔

**میر ظہور احمد بلیدی (وزیر منصوبہ بندی وترقیات و پی ڈی اے):** جس ہسپتال کی ڈاکٹر مالک صاحب نے بات کی ہے۔ جب یہ گوادر کا پورٹ بنا تو اُس وقت جنرل پرویز مشرف نے یہ کہا کہ گوادر سٹی کے لئے ایک business plan بنایا جائے گا۔ جو 25 ارب کی جو ہے business plan بنایا گیا۔جس میں وہاں پر گورنمنٹ آف بلوچستان نے ایک اتھارٹی بنائی، گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے نام سے۔اُس کا جو ڈی جی تھا وہ احمد بخش لہڑی صاحب کو مقرر کیا گیا۔ جو کہ بڑے ایماندار اور اچھے آفیسر تھے۔اُسی پروجیکٹ میں جس طرح ڈاکٹر صاحب نے بات کی کہ ایسٹ پر اور ویسٹ پر۔ وہ basically جی ڈی اے کے جو business plan میں موجود تھے۔مَیں 2008ء میں جی ڈی اے کا وزیر رہا ہوں۔ ہر گورننگ کی باڈی کی میٹنگ میں یہ سارے projects approve ہوتے ہیں۔اور فیڈرل گورنمنٹ ہر سال اُنکے لئے فنڈز مقرر کرتی ہے۔ابھی تک میرے خیال ہے کہ 15 سے 16 بلین خرچ ہو چکے ہیں۔اور کچھ مزید فیڈرل گورنمنٹ نے پیسے دینے ہیں۔جس ہسپتال کی وہ بات کر رہے تھے وہ جی ڈی اے کے بزنس پلان میں موجود تھا۔ وہ basically پچاس بیڈز پر مشتمل تھا۔لیکن بعد میں چائینز نے کوئی ڈیڑھ سو یا دو سو بیڈز مزید اضافہ کیئے ہیں جو ابھی وہاں بن چکے ہیں مَیں خود جا کے وہاں کا visit کیا ہے۔جو جی ڈی اے کا ہسپتال تھا اُس میں کوئی ٹیکنیکل ایشوز بہت زیادہ

تھے۔ ابھی جو آٹھ ارب چائنیز نے دیئے ہیں وہ basically وہاں پر functional ہیں۔ جہاں تک ڈاکٹر عبدالمالک صاحب نے بات کی ہے۔ دیکھیں! ہم نے انڈس کو یہ زمین اُٹھا کر نہیں دی۔ہم نے انڈس کو کہا ہے کہ آپ کا اور ہمارا ہاسپٹل کو operate کریں۔اور اُس کے لئے ہم تقریباً ہر سال ایک ارب روپے انڈس کو دے رہے تھے۔کل اگر ہم کہہ دیں انڈس کو کہ جی ہمارا اور آپ کا MoU ختم ہے تو انڈس واپس چلی جائیگی۔وہ basically گورنمنٹ آف بلوچستان کی ملکیت ہے۔اور ایک بات مَیں ڈاکٹر صاحب کی endorse کرتا ہوں کہ وہ بنیادی طور پر وہ ہسپتال کی جو مین بلڈنگ ہیں پچاس بیڈز پر، گورنمنٹ آف بلوچستان نے نہیں بلکہ جی ڈی اے نے بنا کر دی ہے۔فیڈرل گورنمنٹ کا business plan ہے۔اور باقی جو ہیں اُس کی جو مزید addition ہے وہ چائنیز نے کی ہیں۔اب بات یہ ہے کہ ایک گورنمنٹ نے generous ہو کے آپ کے لئے اِتنے سارے پروجیکٹس initiate کئے ہیں لیکن مَیں کتاب کی بات کر رہا ہوں۔مَیں facts and figures کی بات کر رہا ہوں۔مَیں billions کے پروجیکٹس کا نام لے رہا ہوں۔خدانخواستہ وہ پروجیکٹس ہم نے کوئی سلیمانی چادر اُوڑھ کر چھپائی نہیں ہیں۔وہ سامنے پڑے ہوئے ہیں۔آپ جا کے گوادر کے جو ٹیکنیکل ووکیشنل انسٹیٹوٹ دیکھیں۔اربوں روپے کی اس طرح انسٹیٹیوٹ پورے پاکستان میں نہیں ہے۔ آپ سب یہ پوری اسمبلی چلی جائیں وہاں پر اور دیکھیں۔اِسی طرح جو گوادر کا جو ہسپتال ہے وہ مَیں کہتا ہوں کہ پاکستان کے بہترین ہسپتالوں میں شامل ہے۔بلوچستان میں اس طرح کا کوئی ہسپتال نہیں ہے۔ابھی بھی وہاں پر لوگوں کو جا کر سہولتیں فراہم کر رہی ہے۔اور تیسری بات یہ ہے کہ یہ ساری چیزیں ہوائی نہیں ہیں۔

**جناب اسپیکر:** ok ۔ جی زمرک خان صاحب۔

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:** جناب اسپیکر صاحب! معذرت چاہتا ہوں کہ کوئی ایشو پر جب بات ہوتی ہے یا کوئی سوال اُٹھتا ہے تو گورنمنٹ کی طرف سے جو جواب دینے والے ہیں تو اُسکو تھوڑا انتظار کرنا چاہیے۔سب کے پوائنٹس لے کر پھر اُس کا جواب دینا چاہیے۔ایسے تو دس دفعہ اُٹھیں گے۔جناب اسپیکر! سی پیک کا مَیں آپ کو تھوڑا سا مختصر بتا دوں۔سی پیک کو مَیں خود تین حصوں میں تقسیم کرتا ہوں۔ایک پاکستان، ایک بلوچستان اور ایک گوادر۔گوادر جو ہے وہ hub ہے۔گوادر کے پروجیکٹس بلوچستان پر احسان نہیں ہونا چاہیے جو ظہور صاحب کہتے ہیں کہ ایک اِتنا زبردست ہسپتال بنایا ہے ہم نے سب دیکھے ہوئے ہیں۔تو کیا گوادر اگر نہ ہوتا تو کیا سی پیک ہوتا؟ تو پھر سی پیک ہی نہیں ہوتا اور اِس کا وجود ہی نہیں ہوتا۔ابھی آپ یہ سوال کریں کہ گوادر میں جو پروجیکٹس ہیں۔اگر ائیر پورٹ بن رہے ہیں۔اگر ہسپتال بن رہے ہیں۔اگر روڈز بن رہے ہیں یہ تو مجبوری ہے اُن کی۔گوادر کو ہم اگر نکالیں گے۔

**جناب اسپیکر:** اصل میں یہ سوال بنیادی طور پر مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب کا تھا۔اُنہوں نے گوادر ہی کے متعلق پوچھا ہے

۔

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:** مَیں اپنا کچھ points دیتا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** ok please۔

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:** گوادر کو تو آباد کرنا ہے۔لیکن گوادر کا احسان بلوچستان پر نہیں کریں وہ صحیح کہہ رہے تھے۔ ابھی مَیں آپ کو CPEC کا بتاتا ہوں، دو تین چیزیں، یہ مجھے بتادیں، تین routes ہیں، نقشے میں تین routes ہیں ایک eatern, western اور central۔ سینٹرل کا تو اور تو کوئی concept تھا ہی نہیں کہ اُس پر کام ہوگا۔ مجھے صرف ایک چیز بتائیں کہ western route پر آج تک کیا ہوا ہے؟ ٹھیک ہے western route پر سب کچھ ہو ا ہے، اِنہوں نے کراچی تک، سکھر تک اور گوادر تک اِس کو ملنا تھا بلوچستان کا اُس میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔

**جناب اسپیکر:** بالکل ایسے ہی ہے۔

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:** صرف ایک کہ بلوچستان کی غربت کو دُور کرنا اور conectivity ایک دوسرے سے کرنا۔اور CPEC کا چائنا پاکستان Corridor بنانا ہے۔اُس کا اصل مقصد کیا تھا؟ مقصد یہ تھا کہ بلوچستان کو بھی آباد کرنا ہے۔ یہاں سے دہشتگردی کو ختم کرنا ہے۔ یہاں سے غربت کو ختم کرنا ہے۔ کچھ بھی نہیں ہوا ہے، بڑھ گیا ہے۔ کدھر بنے؟ مَیں نام لوں گا، پنجاب بھی ہمارا اِس صوبے کا اِس پاکستان کا حصہ ہے۔لیکن اتنا ظلم تو نہیں ہونا چاہیے کہ وہاں پر یہ خود مان رہا ہے کہ energy projects خانیوال میں بن رہے ہیں، آپ کی موٹر وے جو parrallel بن رہی ہے فیصل آباد کی، وہ بھی اِس CPEC کے پیسوں سے بنی ہوئی ہے۔ مجھے کیا ملا ہے اِس کا؟ اور یہ جو ہو رہا ہے یہ CPEC پنجاب نے اپنے لیے بنایا ہوا ہے۔ وہ اپنے الیکشن campaign کے لیے، معذرت چاہتا ہوں آپ کی پارٹی ہے، مسلم لیگ (ن) نے اپنی campaign کے لیے استعمال کی ہے۔

**جناب اسپیکر:** سر! وہ ظہور نے clear کیا ہے کہ وہ grant کے اُوپر کام کر رہے ہیں۔ grants لی ہیں۔sorry, loan لیے ہیں اُنھوں نے۔

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:** loan ہوں، مَیں ایک چیز آپ کو بتاتا ہوں۔آپ مجھے صرف یہ بتادیں CPEC کا کہ CPEC میں حصہ کس کا زیادہ ہونا چاہیے بلوچستان کا پنجاب کا سندھ کا یا کس کا؟

**جناب اسپیکر:** دو routes ہیں ناں۔ آپ کو اُن routes کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:** گوادر بلوچستان ہے sir مَیں آپ کو بتادوں، آپ کا آفس کہاں پر ہے؟ CPEC کا main جو مرکز ہے وہ اسلام آباد میں ہے۔آپ کے چیئرمین کون ہیں CPEC کا؟ میجر جنرل باجوہ صاحب ہیں

۔آپ کیوں اُس کے بزنس ممبر کون ہیں وہ تمبا ہے، تبا ہے کوئی وہ سیمنٹ فیکٹری کا کوئی وہ ہے۔آپ کا تیسرا چیئر مین کون ہے وہ بھی پنجاب کا ہے۔ پنجاب سے ہم ترقی چاہتے ہیں یا یہ نہیں ہے۔ دیکھیں! CPEC میں آپ کو ignore کر دیا ہے آپ کو تشویشناک صورتحال کا سامنا ہے۔ یہ جو ہم نے اِتنی fight کر رہے ہیں۔ پتہ نہیں یہ کیوں کر رہے ہیں۔ بھئی آپ بھی ہمارے بھائی ہیں ہم بھی آپ کے بھائی ہیں اُٹھو گوادر کو آباد کرو بلوچستان کو، یہ جو ژوب سے آپ کا آ رہا ہے یہ تو نہیں بن رہا ہے کدھر بنا ہے؟ یہ CPEC کے پیسوں سے نہیں بن رہا ہے۔ یہ تو فیڈرل اگر دیتا ہے یا بلوچستان دیتا ہے اِس میں آپ کیا جواب دیتے ہو۔ میرے ساتھ بیٹھو مجھے convince کرو تو ٹھیک ہے۔ کہ جی یہ ہسپتال بن گیا۔ تو ہسپتال کس نے بنایا ہے؟

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:** زمرک خان صاحب! پچھلی گورنمنٹ میں آپ فنانس منسٹر تھے آپ نے اِس پر کیا کوئی takeup کیا ہے؟

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:** ہم نے، دیکھو! ابھی آپ مجھ سے باتیں نکلوا رہے ہیں۔ آپ کے اَحسن اقبال کے ساتھ، ہم تو نہیں بول سکتے ہیں۔ اُس کے ساتھ ہم بیٹھے ہیں اُسی حساب سے میٹنگ کی۔ یہاں CM ہاؤس میں ہم نے کہا بتاؤ western کے مغربی روٹ پر کیا ہوا ہے؟ کہا کہ جی ہم نے یہ کیا ہے۔ مَیں نے کہا یار غلط بیانی سے ہم نے کام نہیں لینا ہیں ایک دوسرے سے۔ ہم پندرہ سال سے جب سے CEPC دس سال سے ہم اِسی پر لگے ہوئے ہیں ہمیں کوئی سُنتا نہیں ہے۔ چیئر مین اسٹینڈنگ کمیٹی کمیونیکیشن کا داؤد خان سینیٹر تھا اُس نے کہا مجھے ایک اینٹ بتا دو اُس وقت۔ پھر کچھ ہوا ہو۔ اور یہاں پر جب افتتاح ہوا ژوب میں، اُس سے پوچھو کہ یہ کس چیز کا افتتاح تھا یہ CPEC route تھا یہ سارا ہم لوگوں کو غلط بیانی پر۔ یہاں پر جب وزیر اعظم صاحب آئے تھے، ڈاکٹر صاحب! آپ کو یاد ہے وہ کس چیز کا تھا وہ پیسے کدھر کے تھے؟ وہ فنڈ کدھر کا تھا؟ میں آپ کو آخری بات بتا تا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** اچھا اِس کا حل کیا ہے آپ تجویز دیں کہ حل کیا ہے اِس کا حل کیا ہے ابھی؟

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:** جی سر اسکا حل یہ ہے اسپیکر صاحب کہ ہم سب اکھٹے ہو جائیں۔ ہم ایک دوسرے کو جواب نہ دیں۔ اگر ہمیں کچھ ملا ہے ہم اُس کو غنیمت سمجھیں۔ اگر نہیں ملا ہے جو ہمارا حق ہے وہ ہم فیڈرل سے اور چائنا کے ساتھ بیٹھ جائیں کہ جی ہمیں دے دو۔ ہم سب مل کر، یہی ہمارا ایک راستہ ہے۔ ہم لڑنے کے لیے تو نہیں آئے ہوئے ہیں۔ ہم اپنے حق مانگنے کے لیے آتے ہیں۔ حق مانگنے کے لیے ظہور صاحب ہیں، چیف منسٹر صاحب ہیں، ہم اِن کی ٹیم بن کر ساتھ جائیں گے۔ کوئی ہم اپنا اِس پر کوئی اعتراض نہیں کریں گے۔

**جناب اسپیکر:** ok, ok.

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:** لیکن یہ ہے کہ آپ ایک میٹنگ بُلا لیں یہاں پر آپ اِن کو کہہ دیں وہاں پر ہم دو تین گھنٹے مکمل discussion کریں گے۔ہم آپ کے سامنے بھی حقائق رکھیں گے۔ یہ بھی رکھیں گے پھر آپ فیصلہ کر لیں۔

**جناب اسپیکر:** ok. اچھا! اِس سے پہلے کہ ظہور اِس پر reply کریں۔مَیں چھبیسویں آئینی ترمیم کے بعد آئین کے آرٹیکل 111 کے تحت اسمبلی کی تاریخ میں پہلی مرتبہ غیر منتخب رکن بابا غلام رسول عمرانی مشیر برائے وزیر اعلیٰ برائے محکمہ محنت و افرادی قوت کو اسمبلی اجلاس میں شرکت کرنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ جی اپنا عاصم کرد گیلو صاحب۔ ok, one by one یہ سارے۔اِس طرح نہیں one by one۔

**میر عاصم کرد گیلو (وزیر مال):** اسپیکر صاحب آپ کی مہربانی۔

**جناب اسپیکر:** جی پلیز۔

**وزیر مال:** اسپیکر صاحب! بات مولانا صاحب سے شروع ہوئی۔ CPEC اور NHA کے بارے میں ۔ ہمارا بھی چھوٹا سا علاقہ ہے۔ مگر NHA کا رویہ بلوچستان بلکہ بولان میں نامناسب ہے۔ اسپیکر صاحب! یہ 2008-09ء کی بات ہے، ہم نے ڈھاڈر سے کوئٹہ کا dual-way کا feasibility report بنائی تھی، NHA نے اُسے منظور بھی کیا۔مگر اُس کے بعد تقریباً ابھی پندرہ سال ہونے کو ہیں، اُس سے بھی زیادہ، بالکل اُس پر کبھی نقشے بنتے ہیں کبھی اُس کو چیلنج کیا جاتا ہے کبھی کیا۔آئے روز حادثات ہوتے ہیں سارا بولان دو دو روز بند ہے۔لوگوں کو دشواری ہے آنے جانے میں۔آپ کے ڈاکٹر مالک صاحب بیٹھے ہیں جب یہ CM تھے اِن سے بھی مَیں نے D.O.Letter لیا کہ بھئی اِس روڈ کو جلد سے جلد تعمیر کیا جائے۔ ہمارے سردار ثناء اللہ زہری صاحب بھی تھے اُس جب CM تھے، اُن سے بھی D.O.Letter لے کر دیا۔ جی ہاں اُس کے بعد میر سرفراز تھے ابھی کچھ دیر پہلے بھی مَیں نے کہا کہ اِس دفعہ PSDP بن رہا ہے تو آپ مہربانی کریں پچھلے دفعہ بھی مَیں برملا کہتا ہوں کہ شہباز شریف نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا ہے جب روڈ ڈالے گئے تو ہمارے روڈ کو اُسکو reflect کرنے کے لیے مَیں نے پیسے بھی وہاں ڈالے۔ مگر روڈ کا نام و نشان نہیں ہے۔اِس دفعہ بھی اُمید ہے کہ ڈالا جائے گا مگر اُس پر implement ہو۔پچھلی دفعہ مَیں گیا تھا PM سے ملا تھا، اُن کو مَیں نے request کی تھی کہ پچھلی دفعہ جو آپ نے وعدہ کیا تھا اُس پر وفا نہیں ہوئی۔ مہربانی کر کے اِس دفعہ اِس پر وفا کرنا کہ ہمارے بولان سارا دو دو تین تین دن بند ہوتا ہے۔کوئی ٹرالی اُدھر اُلٹ جاتا ہے تو راستہ بند ہو جاتا ہے۔تو اسپیکر صاحب میرے کہنے کا مقصد یہ ہے ابھی تھوڑی دیر پہلے مَیں CM کے پاس گیا تھا اُس سے آپ پوچھیں مَیں نے اِسی ایک روڈ کا کہا تھا کہ اِس دفعہ آپ فیڈرل میں کہا مَیں بھی جاؤں گا اِس روڈ کو ڈلوانا ہے لوگ وہاں تکلیف میں ہیں یہ چودہ ڈسٹرکٹس ہمارے یہ بولان کا روڈ ملاتا ہے تین صوبوں کو ملاتا ہے۔ مہربانی کریں اِسے نظر انداز

نہیں کرنا اس کو اِس دفعہ کروانا۔اسپیکر صاحب پچھلی دفعہ ہمارے جو سینیٹر تھے احمد خان صاحب، اُس نے ایبٹ آباد روڈ کا ٹھیکہ اُٹھایا تھا تو ایک سال بعد جب مجھے ملا میں نے کہا بھئی کیا ہوا ہے ایبٹ آباد کے روڈ کا؟ وہ بولا میں نے بنا دیا ہے۔ CPEC کا روڈ۔تو اسپیکر صاحب ہمارے مولانا صاحب بھی کہتے ہیں یہاں کوئی چار یا دس کلومیٹر CPEC کا کوئی روڈ بنا دیں فیڈرل گورنمنٹ تا کہ ہم فخر کہا سکیں کہ ہمارے بلوچستان میں بھی CPEC روڈ ہے۔ابھی تو ہم قسم بھی نہیں کہا سکتے ایک کلومیٹر بھی نہیں ہے ہم کس منہ سے بات کریں۔کم سے کم جس طریقے سے ہمارے دوسرے صوبے بھی ہمارے بھائی ہیں، پنجاب بھی ہمارا بھائی ہے۔جیسے کہ زمرک خان نے کہا اور ہمارے سندھ اور KPK سارے اِس طریقے سے کہ وہ ہم جب جاتے ہیں جب موٹروے پر کبھی کبھار ہم غلطی سے چڑھ جاتے ہیں تو ہمارا دل باغ باغ ہوتا ہے کہ دیکھیں کیسے روڈز ہیں۔کاش یہ بلوچستان کو بھی روڈوں کو CPEC کے اِس طریقے سے بنا دیں تا کہ یہاں کے لوگ بھی استفادہ حاصل کر سکیں۔Thank you

جناب اسپیکر: OK جی thank you۔ پوائنٹ آ گیا آپ کا بالکل ظہور صاحب نے نوٹ کیا آپ کو reply کریں گے۔جی ظفر علی آغا صاحب۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! اِس کو conclude کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی۔

سید ظفر علی آغا: میرے خیال سے اِس کے اوپر بحث ہو گئی۔

جناب اسپیکر: conlcude آپ نہیں ظہور کریگا۔آپ اپنا سوال کریں۔

سید ظفر علی آغا: میں آپ کو تجویز دے سکتا ہوں۔

جناب اسپیکر: جی۔

سید ظفر علی آغا: کیونکہ یہ گوادر چائنا کا جو گوادر route ہے یہ تقریباً 12 ہزار کلومیٹر ہے۔اور اِس پر گوادر، تربت، ہوشاب، M-8 کا جو روڈ یا ہر اِس کا ایک الگ الگ اِن لوگوں نے ایک name دیا ہوا ہے۔یہ اِسلام آباد سے start ہوتا ہے بلکہ اسلام آباد تک مکمل ہو چکا ہے۔ اسلام آباد سے ڈیرہ اسماعیل خان تک مکمل ہو چکا ہے۔اُس کے بعد اِس کے اُوپر کام شروع ہے۔اِس کا main وجہ یہ ہے یہ delay اِس لیے ہو رہا ہے کہ اِس کے allocation کم ہے۔اگر ہم چیئرمین نیشنل ہائی وے کو اور فیڈرل منسٹر کے ساتھ ہمارے CM صاحب اور یہاں کے کیبنٹ ملاقات کریں اور اُس کے ساتھ یہ بات ہو سکے کہ اِس کی allocation زیادہ کیا جائے کیونکہ یہ قسط wise اِس کے اُوپر کام ہو رہا ہے۔ اور قسط wise پر اگر اِس طرح کام ہوگا تو یہ قطعاً اِس کا آپ یہ بھول جائیں کہ یہ 10 سال میں بھی یہ complete نہیں ہو

سکتا۔ اگر آپ نے اِس کو complete کرنا ہے pakistan economic corridor جتنا بھی اِس کے اُوپر جتنے بھی کام گوادر سے لے کے چائنا گیٹ تک جو کام ہورہا ہے اِس کی allocation بلوچستان کو کم مل رہی ہیں۔ ایک میٹنگ بلایا جائے اِس کا، با قاعدہ اس میں اپوزیشن کے دوست بھی اُس میں بٹھایا جائے آپ کے سربراہی میں ہو یا نیشنل ہائی وے جو کوئٹہ میں۔

**جناب اسپیکر:** ok۔

**سید ظفر علی آغا:** جو اِس کا head office ہے اِس کے ساتھ بیٹھا جائے تو چیئر مین کے ساتھ بیٹھا جائے اِس کا ماسٹر پلان لے آئیں، situation خود بخود اس کا دور ہو جائے گا اور situation بالکل clear ہو جائے گی۔

**جناب اسپیکر:** .Ok, thank you اِس سے پہلے دیکھیں ہماری ہم کتنے serious ہیں جس کے اُوپر ہم بول رہے ہیں۔ آپ مولوی صاحب ایک منٹ، مولوی صاحب، مولوی صاحب ایک منٹ۔ مولوی صاحب ایک منٹ۔ دیکھیں ظہور! آپ سن رہے ہیں؟ دیکھیں ہم کتنے serious ہیں کہ زمرک خان صاحب نے اپنا سوال پکارا اور جواب سُنے بغیر چلے گئے ہیں۔ ابھی یہ ہماری seriousness ہے کہ ہم تقریباً اِس موضوع پر serious کتنے ہیں اور ہم کیا چاہتے ہیں۔

**میر ظہور احمد بلیدی (وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات):** یہ سر! ہمارا المیہ ہے بدقسمتی سے۔

**جناب اسپیکر:** اور المیہ ہے کہ ہم conclusion کی طرف کیا جانا چاہیں گے۔ مولوی صاحب! آپ نے سوال پکارا ہے ناں۔

**وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات:** میری ایک گزارش ہے۔

**جناب اسپیکر:** ایک منٹ۔ just a minute۔ بالکل short آپ نے کرنا ہے۔

**مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ:** short short۔

**جناب اسپیکر:** mic on کریں مولوی صاحب کا۔

**مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ:** دیکھیں یہ تو پورے بلوچستان کی بات ہے آج مجھے پتہ چلا کہ اسلام آباد والا ہمیں حصہ کیوں نہیں دیتے؟ تو اِس لیے نہیں دیتے، کہ ہمارے حکومت والے اِتنے مطمئن ہیں، اِتنے خوش ہیں، اِتنے خوش ہیں کہ CPEC میں بہت کچھ ملا۔

**جناب اسپیکر:** Please order in the House please.

**مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ:** ہماری حکومت جب اِتنا مطمئن ہے CPEC سے تو ہمیں اسلام آباد والے کیا دیں

گے؟ وہ تو ہمارا حق چھین رہے ہیں۔ ہم اپنے حق کے لیے لڑ نہیں سکتے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** مولوی صاحب! یہ کچھ technical issues بھی ہیں تو تقریباً دیکھیں۔

**مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ:** ٹیکنیکل نہیں ہیں۔ دیکھیں میری بات تو سُنیں اسپیکر صاحب! اسپیکر صاحب بات سنیں کُل آخر میں ظہور صاحب خلاصہ، وہ ختم کر دیں پھر بات نہیں کریں گے۔

**جناب اسپیکر:** Ok, please.۔

**مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ:** بات یہ مَیں یہ کہہ رہا ہوں سوال ہے میرا۔ یہ ظہور صاحب اِس کا جواب دیں اسلام آباد سے سکھر تک سی پیک کے پیسوں سے موٹروے بنا ہے۔

**جناب اسپیکر:** آ گیا ہے مولوی صاحب۔ آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے مولوی صاحب۔

**مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ:** یہی بات کرر ہا ہوں ناں ہمارے وزرائے کرام۔۔۔

**جناب اسپیکر:** آپ کی ساری باتیں ساری باتیں آ ئیں۔

**مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ:** دیکھیں میری بات سُنیں ہاتھ جوڑ رہا ہوں بات مکمل کرنے دیں۔

**جناب اسپیکر:** ساری باتیں سُن لی ہیں تقریباً ایک منٹ کے لیئے ایک issue ہے۔

**مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ:** دیکھیں اسپیکر صاحب! میری بات سنیں میری حکومت سے صرف اتنی گزارش ہے آپ بلوچستان کے وکیل بن کر اسلام آباد سے لڑیں۔

**جناب اسپیکر:** ok.

**مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ:** اسلام آباد میں ہمارا سخت سے سخت مقدمہ پیش کریں۔ اسلام آباد والوں کے پاس جائیں گے کہ جی بہت شکریہ آپ نے M-8 دیا ہوا ہے۔ وہ گدھا گاڑی سفر کر سکتا ہے۔ وہ کر دیگا۔ بہت شکریہ شہباز شریف صاحب! آپ بہت اچھے انسان ہیں ماشاء اللہ آپ آتے ہیں بہت اچھی تقریریں کرتے ہیں آپ انشاء اللہ ہمارا صبر انشاء اللہ ہمارے، شہباز شریف کہیں گے ظہور صاحب کوئی مسئلہ نہیں آپ اگر سفر نہیں کر سکتے ہیں آپ کے پوتے آئیں گے۔

**جناب اسپیکر:** دیکھیں مولوی صاحب۔ ok

**مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ:** ظہور صاحب مطمئن ہو کے، ٹھیک ہے ہمارے پوتے سفر کریں گے۔

**جناب اسپیکر:** ok مولوی صاحب۔ مولوی صاحب ok thank you۔

**مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ:** ایسا نہیں ہے ہماری حکومت جو ہے دیکھیں۔۔۔

**جناب اسپیکر:** ok point آ گیا آپ۔

**مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ:** جب میں بات کرتا ہوں آپ ok کرتے ہیں، باقیوں کا کوئی ok نہیں۔

**وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات:** آپ جواب تو سُنیں۔

**مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ:** جب میں بات شروع کرتا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** مولوی صاحب! آپ کہتے ہیں میں ایک منٹ کے لیے بات کرتا ہوں اور پھر جلسے کو ایڈریس کرنا شروع کر دیتے ہیں تقریر کرتے ہیں پھر آپ تقریر نہ کریں ناں۔ پھر تشریف رکھیں۔

**مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ:** میری ذمہ داری ہے آپ دوسروں کو، میرا فرض ہے میں بات کروں گا۔

**جناب اسپیکر:** یہ mic on کریں۔

**وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات:** جناب اسپیکر!

**جناب اسپیکر:** مولوی صاحب !ایسا مت کریں آپ اِسکو windup کیا کریں۔ ایک بات کو آپ تین مرتبہ repeat کرتے ہیں۔ کہ وہاں پر روڈز بنے ہیں بلوچستان میں روڈز نہیں بنے۔ آپ نے تین مرتبہ کہا ہے point آپ کا آ گیا ہے۔

**وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات:** جناب اسپیکر!

**جناب اسپیکر:** point آپ کا آ گیا ہے مولوی صاحب نوٹ ہو گیا ہے۔

**وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات:** اسپیکر صاحب!

**جناب اسپیکر:** Let، حکومت کو reply کرنے تو دیں کیا کہتا ہے وہ۔ مہربانی کرکے۔

**وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات:** جناب اسپیکر!

**جناب اسپیکر:** جی۔

**وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات:** میں نے تمام ممبران کی جو سوالات تھے اُن کی جو گزارشات تھیں میں نے وہ سن لی ہیں۔ جناب اسپیکر! آئینِ پاکستان کے تحت ہمارے پاس کوئی اختیار نہیں ہے کہ ہم پنجاب گورنمنٹ کو کسی چائنا گورنمنٹ کے ساتھ یا کسی اور ملک کے ساتھ معاہدہ سے روکیں۔ اگر وہ جا کے کسی financial institutions سے یا کسی ملک سے یا کسی ملک کی بینک سے وہ جا کے loan لیتے ہیں اور اپنا infrastructure development کرتے ہیں اور ہم یہاں پر تقریریں شروع کر دیتے ہیں کہ جی اُنہوں نے کیوں کیا اور ہم نے کیوں نہیں کیا۔ البتہ جو میں نے عرض کیے ہیں کہ ایک ہے grant دوسرا ہے loan۔ اُس وقت ملک میں جب سی پیک آیا ملک میں ایک energy

crisis چل رہی تھی۔ اُس پر 45 ارب ڈالر کی RPPs بنے۔ جس میں RPP پشوکان کے لیے بھی 300 میگا واٹ کا منظور ہوا۔ اُس پر ہم نے کئی میٹنگز کیے، چائنیز نے کہا کہ جی ہم آپ کو بنا کے دیں گے۔ لیکن اِس کی consumption نہیں ہے۔ 300 میگا واٹ مَیں بنا کے کیا کروں گا؟ پھر اُسی پر فیڈرل گورنمنٹ نے جا کر مکران کو نیشنل گرڈ کے ساتھ connect کر دیا۔ اب میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گا میں صرف ایک گزارش یہ کروں گا کہ ہمارے جتنے بھی پارلیمانی ممبران ہیں، CM صاحب کی سربراہی میں کمیٹی بنائیں۔ اُن کو پرائم منسٹر صاحب کے پاس بھیجیں۔ جو بلوچستان کے پروجیکٹس ہیں اُن کی فنڈنگ کا اگر مسئلہ ہے کوئی مزید پروجیکٹ ڈالنا ہیں جو اِجتماعی نوعیت کا ہے جو مفاد عامہ کا ہے وہ وہاں پر جا کے ڈلوا دیں اور کام شروع کروا دیں۔ جہاں تک سی پیک کے پروجیکٹس ہیں بلوچستان میں۔ اب مَیں پھر یہ بات کہوں گا کہ وہ phase ہم گزار چکے۔ جس وقت ڈاکٹر مالک صاحب وزیراعلیٰ تھے، جو پروجیکٹ منظور کرنا تھا نہیں کرنا تھا البتہ ایک ہمارا گلہ فیڈرل سے اُس وقت کی فیڈرل گورنمنٹ سے ضرور بنتا ہے کہ اُنہوں نے جب موٹرویز بنائے ہیں چائنیز سے loan لیے۔ بلوچستان کے لیے ایک loan لے لیتا۔ لیکن اُس وقت کی حکومت ڈاکٹر مالک صاحب کی تھی اُنہوں نے وہ کر دیتے ہمیں کیا اعتراض تھا۔ اگر اُنہوں نے نہیں کیا۔ اب اُنہوں نے یہ loan والا حساب وکتاب بند کیا ہے۔ اب ہم کہاں چائنیز گورنمنٹ کے پاس جائیں کہ ہمیں infrastructure کے مد میں پیسے دیں۔ اگر let suppose اگر اُنہوں نے دے دیئے تو یہ ہمیں کام کرنے دیں گے؟

**جنابِ اسپیکر:** ڈاکٹر صاحب نے، ڈاکٹر صاحب نے، ڈاکٹر صاحب نے اعتراف کیا ہے۔

**وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات:** product کے نام پر کسی نے نہیں لیا ہے۔ اُس کی repayment گورنمنٹ آف پاکستان کر رہی ہے، وہ پنجاب گورنمنٹ کر رہی ہے۔

**جنابِ اسپیکر:** ظہور۔

**وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات:** اُس کو ہم کیسے loan لینے سے روک سکتے ہیں؟

**جنابِ اسپیکر:** ظہور، ڈاکٹر صاحب نے اعتراف کیا ہے۔

**وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات:** میں فیڈرل گورنمنٹ کا نمائندہ نہیں ہوں میں صوبائی گورنمنٹ کا وزیر ہوں جو حقائق ہیں میں نے آپ لوگوں کے سامنے پیش کیے۔

**جنابِ اسپیکر:** نہیں نہیں اِس طرح نہیں آپ بیٹھیں تشریف رکھیں۔ اِس طرح نہیں، آپ سنیں سنیں ذرا ایک منٹ۔ ڈاکٹر صاحب نے، ڈاکٹر صاحب نے اعتراف کیا ہے کہ ہم بلوچستان والے نالائق لوگ ہیں۔ یہ ہماری بس کی بات نہیں ہے۔ اور ہم اِس کو نہ سمجھ سکتے ہیں اور نہ ہم یہ اسکو عملی جامہ پہنا سکتے ہیں۔ بس تقریریں اپنی جگہ پر ٹھیک ہیں۔

**ڈاکٹرعبدالمالک بلوچ:** نہیں !Sir دیکھو اسپیکر صاحب! اسپیکر صاحب! I have a lot of respect for you. ہم نالائق نہیں ہیں۔ وہ زورآور ہیں۔ سی پیک کو اُس طرح سے ہم چھپایا گیا ہے جس طرح ریکوڈک کو آپ سے چھپایا ہے۔آپ دیکھو ناں بات اگر آپ اس طرح جاؤ گے تو سی پیک کو بھی اُسی طرح اُن لوگوں نے جو ہے ناں موٹروائز جس طرح ڈالے ہیں دوسرے چیزیں ڈالے ہیں۔ اُن پر debate نہیں کیا ظہور صاحب! نہیں میری گزارش سُن لیں میں سی پیک کی بات کرر ہا ہوں، federal PSDP کی بھی بات کروں گا۔

**جناب اسپیکر:** ڈاکٹر صاحب! جب آپ چیف منسٹر تھے تو آپ نے اِس کے اُوپر debate کیوں نہیں کروایا؟ کمیٹی کیوں نہیں بنائی آپ نے؟ فیڈرل گورنمنٹ سے جنگ کیوں نہیں لڑا آپ نے؟

**ڈاکٹرعبدالمالک بلوچ:** کاش کہ اُس زمانے میں آپ اسپیکر ہوتے پھر آپ کو پتہ چل جاتا کہ میں نے debate کئے ہیں یا نہیں کیے تھے۔

**جناب اسپیکر:** نہیں آپ نے فیڈرل گورنمنٹ سے کوئی اِس کے اُوپر fight کی ہے؟ آپ نے کوئی کمیٹی بنائی؟

**ڈاکٹرعبدالمالک بلوچ:** نہیں نہیں مَیں نے ہر issue پر fight کی ہے، ہر issue پر۔

**جناب اسپیکر:** اُنہوں نے آپ کو اندھیرے میں رکھا؟

**ڈاکٹرعبدالمالک بلوچ:** totally وہ تمام چیزیں جس طریقے سے میں کہتا ہوں ناں، ظہور صاحب! آپ بات کر رہے ہیں سب۔ آپ کیونکہ اِس وقت، دیکھو سامنے چیزیں جو ہوتی ہیں اُس کو ہم لوگ خوامخواہ اُس میں نہ ٹالیں۔ میں ایک ذمہ دار سیاسی ورکر ہوں۔مَیں نے ہر فورم پر fight کی ہے۔اورانشاء اللہ fight کروں گا۔لیکن یہ نہیں ہے کہ سکھر، ملتان موٹروے ابھی بنایا آپ اُس کو میرے خاتے میں ڈال دیں۔اُس وقت جو بنے تھے، اُس وقت تمام کے تمام پروجیکٹس پنجاب میں بن رہے تھے۔ چاہے وہ بجلی کے تھے چاہے وہ دوسرے پروجیکٹس تھے۔ وہ پنجاب کے بن رہے تھے۔ even اُس زمانے میں میرے زمانے میں یہ hospital بھی نہیں بن رہا تھا۔کوئی چیز اُسمیں نہیں بن رہا تھا، even ایئرپورٹ بھی نہیں بن رہا تھا میر صاحب۔تو میں اِس کی ابھی زیادہ تشریح نہیں کرتا ہوں۔ میرے خیال میں اِس کو windup کریں ظہور صاحب تو بہتر ہے۔

**جناب اسپیکر:** ok۔بس اِس کو، شعیب! آپ کچھ تو، آپ کچھ تو نہیں کہنا چاہ رہے تھے؟

**وزیرمحکمہ منصوبہ بندی وترقیات:** جتنے بھی projects approved ہوئے تھے، They were the part of the federal PSDP. اُن کے لیے باقاعدہ rupee-cover رکھا گیا تھا۔ آج بھی آپ federal PSDP منگوا لیں اسمبلی کے سامنے میں رکھ دیں جتنے بھی پروجیکٹس چل رہے ہیں تمام کے تمام reflected

ہیں federal PSDP میں۔

**جناب اسپیکر:** reflected ہیں۔

**وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات:** کوئی پروجیکٹ ایسا نہیں ہے جس کو کوئی چھپا کے کیا گیا ہو۔

**جناب اسپیکر:** Ok.

**وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات:** اگر کسی نے مانگا نہیں مانگا وہ پھر جانے ہے اُس کا کام جانے۔ اُس وقت کی اسمبلی جانے۔لیکن اب جو ہے سی پیک کی پروجیکٹس کی approval ختم ہوچکی ہے۔ That is it.

**جناب اسپیکر:** ok, thank you۔جی شعیب نوشیروانی صاحب! فنانس منسٹر۔

**میر شعیب احمد نوشیروانی (وزیر خزانہ):** سر ایک تو بدقسمتی سے بلوچستان کے اِتنے بڑے asset پر بلوچستان کے یہ معزز ایوان جو ہے اتنی confusion کا شکار ہیں کبھی ہم گرانٹ سمجھتے ہیں، کبھی ہم loan سمجھتے ہیں، کبھی ہم سی پیک کا حصہ سمجھتے ہیں۔اس کا مطلب ہے کہ ہم خود اس معزز ایوان بھی ایک page پر نہیں ہے یہ ایک بہت بڑی بدقسمتی ہے ہماری۔ پھر ہم یہاں سے نکل کر عام بلوچستان کے عوام کو کیسے مطمئن کر پائیں گے کہ یہاں پر ہم سب خود ہی ایک نہیں ہیں اپنے گھر میں۔میرا ایک مشورہ ہے میں ایک مشورہ دینا چاہتا ہوں اس معزز ایوان کو کہ ہمارے تمام جماعتوں کے پارلیمانی لیڈرز صاحبان جو ہیں سب سے پہلے جو ہیں اتفاق کر کے visit کریں گوادر کا۔ وہاں پھر جا کے اُن تمام پروجیکٹس کو بشمول وہاں کے عوام سے بھی ملیں۔ اُن پروجیکٹس کو دیکھیں کہ وہ پروجیکٹس کون سے loan کے ہیں، کون سے پروجیکٹس گرانٹ کے ہیں یا کون سے سی پیک affiliated ہیں جو وہاں سے ہمیں ملے ہیں بلوچستان کا۔ جب اچھی طرح ہم study کرلیں گے، ہم اپنے عقل کے سارے جو ہیں خانے کھول دیں گے اُس کے بعد جب ہم اچھی طرح study کرنے کے بعد اسلام آباد کے پاس جائیں گے، بات کرنے کے لیے جب ہم ایک page پر ہونگے ہماری بات کا وزن ہوگا۔

**جناب اسپیکر:** بالکل آپ کی بات 100% صحیح ہے۔

**وزیر خزانہ:** سر! یہ بدقسمتی ہے کہ اسلام آباد میں ہماری آوازیں مختلف ہوتی ہیں۔ اس لیے ہم نے اپنا confusion وہاں پر بھی پھیلا ہوا ہے۔اس confusion سے ہٹنا چاہیے اس وقت کی صورتحال جو بلوچستان میں چل رہی ہے اُس کو بھی ہمیں سمجھنا ہیں۔ اس وقت گوادر کے issues کو بھی سمجھنا ہیں۔ اور ایک ساتھ متفق ہو کر کے جا کے اسلام آباد میں اگر وہ M8 روڈ جو موٹروے related ہے، وہ بات بھی ایک آواز کے ساتھ کرنی ہے اسی پارلیمانی گروپ نے۔ گوادر کے لوگوں سے بھی ملنا ہے اسی پارلیمانی گروپ نے۔تو گوادر کے اسکیموں کو بھی دیکھنا ہے اسی

پارلیمانی گروپ نے۔ اور اُس کی attestationاور اُس کی verification بھی اسی گروپ نے کرنی ہے۔thank you۔

**جناب اسپیکر:** ok thank you. منسٹر پی اینڈ ڈی سے request یہ ہے کہ next session میں اگر آپ تقریباً جتنے بھی سی پیک کے متعلق پروجیکٹس ہیں، اُن کی اُردو اور انگلش دونوں میں تقریباً next session میں ایک تو آپ table کریں اور پھر اُس کے بعد ایک پروگرام بنائیں گے سارے MPAs کو لے کر جو گوادر میں جو پروجیکٹس ہیں، چاہے وہ loan کے ہیں یا چاہے grand کے ہیں جو چل رہے ہیں اُن کو visit کریں گے جو آپ بتا رہے ہیں تقریباً کہ واقعی وہ reality ہے کہ گراؤنڈ پر موجود ہے یا پھر صرف کتابوں تک محدود ہیں۔ thank you very much.

**میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان):** جناب اسپیکر! میں ایک چھوٹی سی request آپ سے کرنا چاہتا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** جی پلیز۔

**قائد ایوان:** ایک تو یہ کہ گوادر کے حوالے سے کافی discussion ہوئی آپ نے خود اُس کو conclude بھی کر دیا۔ honorable minister نے بھی اور ڈاکٹر صاحب نے بھی۔ میں صرف ایک چیز مولانا صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ recently ایک study ہوئی۔ تو اُس پر ڈیڑھ سال لگے۔ اُس study میں human index development کے حوالے سے پورے بلوچستان میں۔ تو مولانا صاحب کے لیے یہ بات بڑی خوش آئند ہو گی کہ human index development میں گوادر نمبر وَن پر ہے۔ تو آپ کو اس کی مبارک باد بھی ہو۔ اور جن جن لوگوں نے اس پر محنت کی ہے، جن جن لوگوں نے اس پر اسکیمات دی ہیں ایجوکیشن کے حوالے سے وہ سب مبارکباد کے مستحق ہیں۔ پورے بلوچستان کا حال آپ کے سامنے ہے۔ لیکن اگر پورے بلوچستان میں ایک ضلع نمبر وَن پر ہے تو اُس کو appreciate کرنا چاہیے۔ اور آپ خوش قسمت ہیں کہ human index development میں آپ نمبر وَن ہیں۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ پانچ بجے آج ہماری بڑی important cabinet meeting ہے۔ اگر ہم باقی ایجنڈا next اُس پر لے جائیں honorable Members سے بھی میں request کر لوں۔

**جناب اسپیکر:** نہیں ایجنڈا پر ابل نہیں ہے وہ تو پانچ یا دس منٹ کی کارروائی ہے ٹوٹل تقریباً۔ پھر windup کر لیتے ہیں اس کو بھی۔

**قائد ایوان:** دو قراردادیں ہیں۔ قراردادوں پر بحث شروع ہو جاتی ہے۔ اور ایک قرارداد تو honorable Members جو cabinet کے ممبر ہیں اُن کی طرف سے ہے۔ تو میں honorable Member سے

request کرتا ہوں کہ یہ تو cabinet کا issue ہے اِسکو اسمبلی میں آنا ہی نہیں چاہیے تھا۔

**جناب اسپیکر:** exactly بالکل یہ ہے۔

**قائد ایوان:** cabinet میں اس کو جانا چاہیے اور cabinet ہی اس پر فیصلہ کرے گی۔ تو اگر وہ drop کر دیں تو اُن کی مہربانی۔ دوسرا ابھی حکومتی ممبر ہے سنجے۔ اُن سے بھی میں request کر لیتا ہوں کہ وہ آ کے ہم سے ملیں، وہ آیا نہیں ہے آج تو اُنہوں نے drop کر دیا تو ویسے ہی ایجنڈا ختم۔ thank you۔

**جناب اسپیکر:** ok thank you.

**جناب اسپیکر:** رخصت کی درخواستیں۔

سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

**جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی):** جناب سنجے کمار صاحب اور جناب رَوِی پہو جا صاحب نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواستیں کی ہیں۔

**جناب اسپیکر:** آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

**جناب اسپیکر:** رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔ اسمبلی کی باقی کارروائی next session تک اِن کو ڈیفر کرتے ہیں جمعرات تک۔

**جناب اسپیکر:** اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 20 مارچ 2025ء بوقت دوپہر 2 بجکر 30 منٹ تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی اجلاس شام 4 بجکر 41 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆